سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر

محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳ - ۵۰ روپے
ممالک غیر
۷ - ۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۱۱ || ۸ امان ۱۳۴۱ ہش ۔ یکم شوال ۱۳۸۱ھ ۔ ۸ مارچ ۱۹۶۲ء || نمبر ۱۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ مارچ بوقت ۹ بجے صبح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ ضعف کی شکایت رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے حسب معمول کل بھی حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

قادیان ۵ مارچ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمدللہ

قادیان ۵ مارچ حسب سابق امسال بھی مقامی طور پر مسجد اقصیٰ قادیان میں بعد نماز ظہر تا عصر قرآن کریم کا درس ہو رہا ہے ۔ پرسوں ۲۹ رمضان المبارک کو ختم ہو جائے گا آخری حصہ کا درس مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری دے رہے ہیں درس کے اختتام پر اجتماعی دعا ہو گی ۔

قادیان ۸ مارچ ۔ مورخہ ۳ و ۴ مارچ کی درمیانی رات قادیان اور مضافات میں موسلادھار بارش ہوئی کل سارا دن بھی بارش کا سلسلہ جاری رہا اور رات کو بھی بوندا باندی رہی ۔

دنیا کے مختلف حصوں میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں

احمدیوں نے اپنے آپکو اسلام کا پیغام دنیا بھر میں پھیلانے کے مقصد کیلئے دل و جان سے وقف کر رکھا ہے

ایک مشہور یوگوسلاوی فاضل کے تازہ تاثرات

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو ۱۸۸۶ء کے اوائل میں ایک اولوالعزم فرزند کی بشارت دیتے ہوئے اُس کی ایک علامت یہ بیان فرمائی تھی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا ، زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی ۔ بعد میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کی ولادت پر آپ کو ہی وہ موعود فرزند یعنی مصلح موعود قرار دیا ۔ اور حسب پیشگوئی آپ کا نام **محمود** رکھا ۔ چنانچہ دیگر علامتوں کے ساتھ ساتھ یہ علامت بھی آپ کے وجود میں نہایت شان کے ساتھ پوری ہوتی چلی آ رہی ہے ۔ ہر دن جو طلوع ہوتا ہے ۔ وہ آپ کی کامیابی اور فتح و ظفرمندی کے نئے نئے سامان ساتھ لاتا ہے ۔ اور دشمنانِ اسلام کے تنزل کے اسباب چھوڑ جاتا ہے ۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور اس کی موعودہ نصرت کے نتیجہ میں آپ کے ذریعہ اسلام دنیا بھر میں پھیل رہا ہے ۔ اور قومیں روحانی اسیری سے رستگاری حاصل کر کے آپ سے برکت پا رہی ہیں اور گواہی دے رہی ہیں کہ ———— اسلام کو سربلند دکھانے کے تعلق میں آپ کی شہرت زمین کے کناروں تک پھیلتی چلی جا رہی ہے

جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے دنیا پر کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جو آپ کی شہرت کا کوئی تازہ ثبوت فراہم نہ کرتا ہو ۔ ہم اپنے بے شمار ثبوتوں میں سے ایک تازہ ترین ثبوت یہاں پیش کرتے ہیں ۔ انگلستان کے نہایت مؤقر جریدہ "ایسٹرن ورلڈ" میں مشہور یوگوسلاوی فاضل سٹینکو ایم ۔ وُوجیکا (Stanko M. Vujika) کا ایک مبسوط مقالہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی تاریخ ، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے دعاوی آپ کے پیش کردہ صحیح اسلامی عقائد اور غلبہ اسلام کی پیشگوئیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ۔ اس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبردست قیادت اور عظیم صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کو سربلند کرنے کے سلسلہ میں آپکی عظیم الشان مساعی پر بھی روشنی ڈالی ہے ۔ اور آخر میں احمدیت کے روشن مستقبل کی طرف بھی اشارہ کیا ہے

پروفیسر سٹینکو یوگوسلاویہ کے علاقے بوسنیا میں پیدا ہوئے تھے ۔ انہوں نے وی آنا اور انسبرگ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پائی ۔ ۱۹۴۷ء سے وہ امریکہ کی ریاست پنسلوانیہ میں ولکنز کالج (Walkla W college) میں شعبہ فلسفہ و مذہب کے صدر ہیں ۔ ۶۱-۱۹۶۰ء میں وہ مذاہب عالم کے تقابلی مطالعہ کی غرض سے "فلبرائٹ ریسرچ سکالر" کی حیثیت سے پاکستان آئے تھے ۔ امریکی یونیورسٹی کے اس یوگوسلاوی پروفیسر نے امریکہ واپس جا کر ایک مبسوط مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :

"The Ahmadiyya Movement of Islam"

( ) یہ مقالہ بھی جو ایسٹرن ورلڈ کے شمارہ بابت جنوری ۱۹۶۱ء میں صفحات ۱۶ تا ۲۰ پر شائع ہوا ہے اس امر پر دال ہے کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح اپنے وعدہ کے عین مطابق مصلح موعود کی شہرت کو زمین کے کناروں تک پہنچا رہا ہے اور دنیا کے اہل قلم اور نامور اخبارات و جرائد آپ کے کارناموں کا تذکرہ کرنے پر مجبور ہیں ۔ اس انگریزی مقالہ کے بعض ضروری حصوں کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے ۔ پروفیسر سٹینکو رقمطراز ہیں :۔

" قادیان گروپ کو آج بھی اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے تقسیم برصغیر کے بعد سے ربوہ اس گروپ کا (ہیڈکوارٹر) مرکز ہے جو مغربی پاکستان میں واقع ہے اس گروپ کی قیادت ۱۹۱۴ء سے بانی سلسلہ احمدیہ کے فرزند مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ہاتھ میں ہے ۔ بالعموم آپ کے پیرو آپ کو احتراماً "حضرت صاحب" کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔ آپ ہمیشہ ہی سے ایک اولوالعزم لیڈر اور زرخیز دماغ مفکر واقع ہوئے ہیں ۔ اپنے والد کی طرح آپ کو بھی دعویٰ ہے کہ آپ تعلق باللہ کے ایک خاص مقام پر فائز ہیں ۔ مثال کے طور پر آپ نے ایک جگہ اپنے متعلق ذیل کی عبارت لکھی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے سنجیدگی اور اخلاص کے ساتھ لکھا ہے ۔ آپ لکھتے ہیں :۔

" خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو میرے ذریعہ سے دنیا بھر میں پھیلا دیا ..... اور بیسیوں موقعوں پر اپنے تازہ کلام سے مجھے مشرف فرمایا ..... دنیا کا کوئی علم نہیں جو اسلام کے خلاف آواز اٹھاتا ہو اور اس کا جواب خدا تعالیٰ نے مجھے قرآن کریم سے ہی نہ سمجھا دیا ہو "

(دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی)

"..... ربوہ میں سب سے زیادہ سرگرمی کا مظاہرہ بیرونی مشنوں کو کنٹرول کرنے والے دفتر (وکالت تبشیر) میں دیکھنے میں آتا ہے ۔ احمدیوں نے اپنے آپ کو اسلام کے پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانے کے مقصد کے لئے دل و جان کے ساتھ وقف کر رکھا ہے ۔ اسلام کی اشاعت کو وہ ہر مسلمان کا بنیادی فرض تصور کرتے ہیں ۔ ربوہ میں باقاعدہ ایک مشنری کالج (جامعہ احمدیہ) ہے جو بیرونی ممالک کے لئے مبلغین تیار کرتا ہے ۔ اور اسی طرح بیرونی ممالک سے آنے والے نومسلموں

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

طابع صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر، قادیان —— مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۲ء

رمضان کے بعد — "عید الفطر"

اسلامی تہوار صرف دو ہی ہیں عید الفطر جو رمضان شریف کے تمام ہونے پر منائی جاتی ہے اور عید الاضحیہ جو اس سے دو ماہ دس دن بعد آتی ہے۔ اور ان دونوں اسلامی تہواروں میں یہ خصوصیت ہے کہ دونوں تہواروں کا خاص قسم کی قربانیوں اور مجاہدات کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ اس عید الفطر کو دیکھئے رمضان شریف کے ایک ماہ لگاتار روزے رکھنے کے بعد شوال کا چاند نظر آنے پر منائی جاتی ہے۔ کتنا بڑا مجاہدہ اور روحانی ریاضت کا لمبا کورس ہے۔ درحقیقت یہ عید بھی اسی مجاہدہ اور ریاضت کی ایک پہلو سے گویا شکر گذاری ہوتی ہے۔ عید کے معنے خوشی کے ہیں۔ لیکن اسلام نے اس خوشی کے اظہار کو بھی عبادت کا رنگ دے دیا ہے۔ یہ تہوار عام تہواروں سے اس لحاظ سے تو مشابہت رکھتا ہے کہ اس موقعہ پر اچھے لباس اور اچھے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے جو خوشی کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اسلام نے اس تہوار کو محض اچھل کود اور لہو و لعب کا ذریعہ بھی بننے نہیں دیا۔ بلکہ اس میں سرتاسر سنجیدگی ہے۔ اپنے حقیقی دلی نعمت کی شکر گذاری کے طور پر عقیدتمندی کا اظہار ہے۔ بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے مواعید و نصائح اور درود و بھری دعائیں ہیں جو اس موقعہ پر خصوصیت سے عید کے پروگرام میں داخل ہیں۔

اسلام کے نزدیک کھانا پینا۔ عیش و تنعم انسان کی زندگی کا منتہائے مقصود نہیں بلکہ سچے مسلمان اور حقیقی مومن کی آخری منزل خدا ہے۔ جس کی رضا جوئی کے لئے وہ طرح طرح کی قربانیاں کرتا اور اس سے سچا تعلق پیدا کرنے کی جدوجہد کرتا ہے۔ پھر ایسے خوشی اور مسرت کے موقعہ پر جب عام طور پر لوگ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اسلام نے ہمیشہ ہی اس کا اصل مقصود ان کے سامنے رکھا ہے اور اسے اسی کی طرف زیادہ متوجہ کیا ہے۔ چنانچہ اگر عام دنوں میں پہلے ایک مسلمان کے لئے پانچ نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں۔ تو عید کے موقعہ پر ایک چھٹی نماز کو دو گانہ ضروری ہے۔ مگر اس کا اہتمام ایسا ہے کہ اگر پنجگانہ نمازوں کے لئے ایک محلہ کے رہنے والے اور جمعہ کے لئے ایک شہر اور قصبہ کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو عید کیلئے اس سے وسیع تر علاقے کے لوگوں کو جمع ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور ایسا اہتمام کہ اجتماعی دعا کے لئے پردہ دار عورتوں تک کو شرکت کا حکم دیا گیا ہے۔

عید کا لفظ خوشی کے علاوہ اپنے اندر بار بار آنے کا مفہوم بھی رکھتا ہے۔ اور اسلامی تہوار کا اس نام سے پکارا جانا درحقیقت انسان کی اس قلبی کیفیت کی گویا ترجمانی ہے جو ہر ایسے خوشی اور مسرت کے موقعہ پر پیدا ہوتی ہے۔ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ جب بھی وہ کوئی خوشی اور مسرت کا موقع پاتا ہے تو دل سے چاہتا ہے کہ ایسا موقع اسے پھر بھی میسر آئے۔ ہم ایک عید منا رہے ہوتے ہیں تو اسی وقت ہمارے دل سے یہ آواز بھی اٹھ رہی ہوتی ہے کہ ایسے مواقع بار بار آئیں۔ جب اسلامی عیدوں کا پس منظر ہمیں عید کی حقیقت کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ حقیقی خوشی اور مسرت ہمیشہ قربانی کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ پسینہ سے کمائی ہوئی روزی میں جو لذت اور سرور ہے وہ بیٹھے بٹھائے مل جانے والی میں کہاں! اگر تمہاری خواہش ہے کہ خوشی کے یہ دن بار بار آئیں تو بار بار قربانیاں کرو۔ ہر قربانی اپنے پایۂ تکمیل کو پہنچنے پر تمہارے لئے خوشی اور مسرت کے سامان کرے گی۔ بس تمہارے لئے عید یہی عید ہے!!

پس اگرچہ اسلام میں اظہار مسرت اور خوشی کے صرف دو ہی تہوار ہیں مگر ان میں اس سبق کو ایسا پختہ کر دیا جاتا ہے کہ اس کا بھول جانا ممکن نہیں —— آخر ایک آدمی جس نے لگاتار ایک ماہ روزے رکھے یا اس نے ایک خاص رقم خرچ کر کے قربانی کی اسے اس خوشی کا پس منظر کیونکر بھول سکتا ہے

رمضان کا مبارک مہینہ آیا اور گنتی کے یہ دن جلد گذر گئے خوش قسمت ہے وہ شخص جس کو ان بابرکت ایام میں روزہ کے التزام، قرآن کریم کی تلاوت۔ ذکر الٰہی کی طرف توجہ اور اعتکاف وغیرہ کے ساتھ خصوصی دعاؤں کی بھی توفیق ملی ——!! خدا تعالیٰ سب کی مرادیں پوری کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو جائے!! سچی بات تو یہ ہے کہ عید کا لطف بھی وہی اٹھاتا ہے جس نے ماہ مبارک میں روزے رکھے اور حتی الامکان دیگر قسم کی نیکیوں کا اسے سعادت حاصل ہوئی!!

بہرحال رمضان کا مہینہ تو ایک مشق تھا جو سال کے دیگر گیارہ مہینوں میں احکام الٰہی کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لینے کیلئے کی جاتی رہی اسلئے دیکھنا رمضان کے بیت جانے کے ساتھ اس کے نیک اثرات آپکے مزاج میں قائم رہیں۔!! اسلئے کہ یہی معیار ہے کسی شخص کے زندہ ...

[illegible]

احباب جماعت کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

جماعت کا ہر فرد جس کا گذارہ ماہوار آمدن یا جائداد پر ہے نظام وصیت میں شامل ہو

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ —— نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

ایک گذشتہ مجلس شوریٰ میں میں نے فیصلہ کیا تھا کہ ہر سال ایک ہفتہ وصیت منایا جایا کرے تاکہ وصایا میں اضافہ ہو اور تا اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ نظارت بہشتی مقبرہ اس فیصلہ کی تعمیل ہر سال کرتی رہی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سال بھی "ہفتہ وصیت" منانے کے لئے ۱۲ سے ۱۸ مارچ کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ اس موقعہ پر میں بھی جماعت کو کوئی پیغام دوں۔

میں دوستوں سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وصیت کی اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ "الوصیت" میں اچھی طرح واضح کر دی ہے اس کے بعد میں نے بھی اپنے خطبات اور تقریروں اور تحریروں میں اس کی طرف بارہا توجہ دلائی ہے مگر جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے اب تک وصیت کرنے والوں کی تعداد قریباً ساڑھے سولہ ہزار تک پہنچی ہے جو جماعت کی موجودہ تعداد کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اگر نظارت بہشتی مقبرہ کثرت سے اس بارہ میں "الوصیت" اور میری تقریروں اور تحریروں کو شائع کرے تو امید ہے کہ وصایا کی کمی بہت جلد دور ہو جائیگی اور سلسلہ کی مالی حالت بھی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گی کیونکہ اس کی مضبوطی کا وصایا کی زیادتی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

پس میں اس کے ذریعہ جماعت کے ہر فرد کو جس کا گذارہ ماہوار آمدن یا جائداد پر ہے نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک کرتا ہوں اور ہر مرکزی اور مقامی جماعت کے عہدیداروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ اس غرض کے لئے مناسب ہوگا کہ ہر جماعت میں سیکرٹری وصایا مقرر کئے جائیں جو اس تحریک کو چلاتے رہیں۔ اسی طرح امراء اور مربیان سلسلہ کو بھی چاہیئے کہ وہ اس تحریک کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور وہ ہمیشہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد

۲۱/۲/۶۲

(الفضل)

مومنوں کے جماعتی فرائض اور ذمہ داریاں

سورۃ تحریم کے پہلے رکوع کی نہایت لطیف تفسیر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۰ء کو قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقع پر سورہ تحریم کے پہلے رکوع کی جو لطیف تفسیر ذبانی تھی اس کا ایک حصہ الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۶۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اب اس کا دوسرا حصہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے

حضور نے فرمایا

یہ ایک عجیب قسم کی سورت ہے

اس کے متعلق بعض دفعہ میرے دل میں خیال آتا تھا کہ اس کے بعض مطالب مجھ پر کھلے نہیں۔ یوں تو قرآن کریم کے معارف کبھی ختم نہیں ہوتے مگر عام طور پر وہ باتیں جن سے لوگوں کو تسلی دی جا سکے ان کے لحاظ سے مجھے یقین ہے کہ قرآن کریم کی ہر آیت مجھ پر کھلی ہوئی ہے گویا کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے مطالب میں دلائل کے ساتھ ثابت نہ کر سکوں باوجود اس کے بعض آیات کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بعض تفاصیل سمجھ میں نہیں آئیں چنانچہ اس سورۃ کا درس دیتے ہوئے بھی میں نے کہا تھا کہ

اس کے اور بھی معانی ہیں

وہ خدا تعالیٰ نے اس دفعہ میرے لئے واضح کر دیئے ہیں مجھے خیال آ رہا تھا کہ یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللّٰہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللّٰہ غفور رحیم کہ اے نبی کیوں تو اسے حرام کرتا ہے جو خدا نے تیرے لئے حلال کی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے کچھ نہیں بتایا کہ بیویوں کا اس چیز سے کیا واسطہ اور تعلق ہے اور ہم کس لحاظ سے اس ذکر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر اس بات سے ہمیں کوئی غرض نہ تھی تو پھر قرآن میں اس کے لانے کی ضرورت کیا تھی۔ اگر کہو کہ اس سے غرض یہ تھی کہ اگر کبھی حلال چیز کے نہ کھانے کی قسم کھا لو تو اسے توڑ دو۔ تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی [illegible] نام لینے کی کیا ضرورت تھی اور تبتغی مرضات ازواجک کے بڑھانے کی کیا ضرورت تھی صرف یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللّٰہ لک کہنا کافی تھا اس ٹکڑے کے بڑھانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ضرور کسی

ایسی زوجیت کی طرف اشارہ

ہے جو قیامت تک چلنے والی ہے اور جس سے ہمیں فائدہ پہنچانا مقصود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللّٰہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللّٰہ غفور رحیم اے نبی تو کیوں اسے حرام کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے حلال کیا ہے تو اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے اس آیت میں بیویوں کی رضامندی چاہنے کا ذکر بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے جس سے دوسروں کا کوئی تعلق نہیں پھر فرماتا ہے:-

قد فرض اللّٰہ لکم تحلۃ ایمانکم واللّٰہ مولٰکم وھو العلیم الحکیم

یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے قسموں کے کفارے کے طریق مقرر کر دئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی تمہارے کام بناتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جاننے والا اور ہر کام حکمت سے کرنے والا ہے

اس سے آگے پھر

بظاہر مبہم بات

بیان کر دی کہ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا۔ جب خدا کے نبی نے پوشیدہ طور پر اپنی بیویوں میں سے کسی کو کوئی بات بتائی اور نہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ کیا بات بتائی۔ فلما نبأت بہ جب اس بیوی نے آگے بتا دی یہاں پھر یہ پتہ نہیں لگتا کہ آگے کسے بتا دی واظھرہ اللّٰہ علیہ اور وہ بات خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کو بتا دی کہ فلاں نے بتا دی ہے عرف بعضہ واعرض عن بعض اس پر ہمارے رسول نے کچھ بات بتائی۔ اور کچھ نہ بتائی۔ فلما نبأھا بہ قالت من انبأک ھذا جب ہمارے رسول نے یہ خبر دی تو بیوی نے کہا کہ آپ کو کس طرح اس بات کا پتہ لگا ہے قال نبأنی العلیم الخبیر ہمارے رسول نے کہا مجھے علیم و خبیر ہستی نے بتایا ہے کسی انسان نے نہیں بتایا۔

یہاں بھی بات مبہم ہی رہی اور اب تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فوت ہو گئے اور آپ کی بیویاں بھی فوت ہو گئیں اب ان آیات میں

ہمارے لئے کیا سبق ہے

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان تتوبا الی اللّٰہ فقد صغت قلوبکما اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تو تمہارے دل پہلے اللہ کی طرف جھکے ہوئے ہیں وان تظٰھرا علیہ فان اللّٰہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المؤمنین والملٰئکۃ بعد ذٰلک ظھیر۔ اور اگر تم اس کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہو گی تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ اس کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک لوگ بھی اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہیں۔

عسٰی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمٰت مؤمنٰت قٰنتٰت تٰئبٰت عٰبدٰت سٰئحٰت ثیبٰت وابکارا۔ ترجمہ کہ اگر ہمارا رسول تمہیں طلاق دیدے تو ممکن ہے اسے ایسی بیویاں بدل کر دیدے جو تم سے بہتر ہوں۔ فرمانبرداری کرنے والی۔ ایمان لانے والی۔ دعائیں کرنے والی۔ بخیل غلطیوں کا ازالہ کرنے والی۔ عبادت کرنے والی کمالات حاصل کر کے آگے پہنچانے والی بیوہ اور کنواری۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے

کہ کنواری کے مقابلہ میں بیوہ سے شادی کرنا کوئی انعام نہیں ہوتا۔ مگر یہاں جن انعامات کا ذکر ہو رہا ہے ان میں ثیبٰت کو پہلے رکھا ہے اور ابکار کو بعد میں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوہ کو کنواری کی نسبت زیادہ درجہ دیا گیا ہے

اب اس سورت سے بہت سے وہ کام نکل آتے ہیں جو قوا انفسکم واھلیکم نارا کی تشریح ہیں اور جو آگ سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کے لئے ہمیں اختیار کرنے چاہئیں۔ درحقیقت ان آیات میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ بطور مثال ہے ورنہ یہاں بیویوں سے مراد سچے اور حقیقی مسلمان ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے ہی بعض دوست یہ کہیں کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ مومن بیویاں کس طرح ہو سکتے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ

اس کا حل

ہمارے اپنے ہی اندر موجود ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ اے آدم تو اور تیرا جوڑا جنت میں رہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زوجک کا ترجمہ اپنی جماعت ہی کیا ہے دراصل زوج وہ ہوتا ہے جو نفس کا ٹکڑا ہو۔ مومنوں کو نبی کا زوج قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کو ایسا مقام حاصل ہوتا ہے کہ وہ ہر چیز میں نبی کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ پس گو ازواج کے معنی بیویاں ہی ہوتے ہیں مگر کبھی یہ لفظ اتباع کے لئے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ یہاں بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات سے تعلق رکھنے والا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے مگر یہ بتانے کے لئے کہ اے مومنو تمہیں رسول سے وہی نسبت ہے جو بیویوں کو ہے اس لئے تمہیں چاہیئے کہ جو باتیں مخفی رکھنے والی ہوں ان کو ظاہر نہ کرو۔ ہم اس واقعہ سے

تمہارے فرائض تمہیں بتاتے ہیں

ایک تو یہ کہ خواہ کوئی اچھی بات ہی ہو۔ لیکن اس کا دین پر بُرا اثر پڑتا ہو۔ تو ازواج کی رضامندی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ تبتغی مرضات ازواجک کہہ کر زجر نہیں کیا گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں کہ تو نے وہ کام اپنے فائدہ کے لئے نہیں کیا۔ بلکہ دوسروں کے آرام کے لئے کیا۔ اس بارہ میں

ایک واقعہ کا ذکر

آتا ہے جس میں کوئی زیادہ وقعت نہیں دیتا اور وہ مشہور نہ تھا۔ نہ کوئی واقعہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اس لئے شہد کھانا چھوڑ دیا تھا کہ ایک بیوی نے کہا کہ مجھے اس کی بو آتی ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا جہاں اسلام اور مذہب پر بُرا اثر پڑتا ہو وہاں کسی کی رضامندی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے دوسری بات یہاں یہ بتائی کہ مذہب کے بعض احکام ایسے ہوتے ہیں جن کے متعلق علیحدہ مشاورت کی جاتی ہے اگر ایسی باتوں کو ظاہر کر دیا جائے تو بہت نقصان ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک صحابی نے

فتح مکہ سے پہلے

اپنے رشتہ داروں کو مکہ میں خط لکھ دیا کہ فلاں وقت حملہ ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو الہام کے ذریعہ اس خط کے متعلق اطلاع دے دی گئی۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو بھیجا کہ اس خط کو اپنے قبضہ میں لے لو۔ وہ گئے۔ انہیں راستہ میں ایک عورت ملی۔ اس سے خط کے متعلق معمولی سی تلاشی لی گئی۔ مگر نہ ملا۔ آخر انہوں نے کہا کہ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تم سے خط لانے کے لئے بھیجا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوئی غلط بات نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے یا تو خود بخود خط نکال دو ورنہ میں تمام کپڑوں کی تلاشی لوں گا۔ آخر اس عورت نے خط نکال کر دے دیا اور حضرت علیؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ خط لے آئے۔ اس پر اس صحابی سے جس صحابی نے خط لکھا تھا پوچھا گیا تو اس نے کہا مجھے یقین تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کو فتح دے گا مگر میرے بیوی بچے وہاں تھے۔ انہیں بچانے والا کوئی نہ تھا۔ ان کی حفاظت کے لئے میں نے خط لکھا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنکر درگذر فرمایا۔ اور کہا کہ یہ ٹھیک کہتا ہے۔ تو بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے ظاہر کرنے سے بڑا نقصان ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سب بیویوں سے ایک جیسا سلوک کرنا ضروری ہے مگر

یہاں یہ بتایا گیا ہے

کہ ایک کو اگر کوئی خاص بات بتائی جائے تو اسے یہ حق حاصل نہیں ہو جاتا۔ کہ وہ دوسری کو بھی بتا دے۔ اسی طرح مومنوں کی حالت ہوتی ہے۔ بعض سے ایک بات کے متعلق مشورہ لیا جاتا ہے۔ اور بعض کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جن سے مشورہ لیا جائے تو ان کا یہ حق نہیں ہوتا کہ وہ دوسروں کو بتاتے پھریں

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے

اور وہ یہ کہ یہ کیونکر سمجھا جائے کہ یہاں مومن مراد ہیں۔ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اسی سورۃ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ضرب اللہ مثلاً للذین کفروا امرأت نوح و امرأت لوط۔ کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین۔ فخانتٰھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئا و قیل ادخلا النار مع الداخلین وضرب اللہ مثلاً للذین اٰمنوا امرأت فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظلمین ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمات ربھا وکتبہ وکانت من القٰنتین۔

فرماتا ہے اللہ تعالیٰ مومنوں اور کافروں کی مثالیں بعض عورتوں سے دیتا ہے۔ کافروں کی مثال تو ایسی ہے جیسے نوحؑ اور لوطؑ کی بیویاں تھیں۔ وہ ہمارے صالح بندوں کے ماتحت تھیں۔ مگر خود بگڑی ہوئی تھیں۔ انہیں وہی سزا دی گئی۔ جو کافروں کے لئے مقرر ہے۔
ان آیات میں

اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے

کافروں کی مثال نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی سی ہے۔ حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ خدا کے نبی تھے۔ مگر ان کی بیویاں خراب تھیں۔
آگے فرماتا ہے ادنیٰ درجہ کے مومن کی مثال فرعون کی بیوی کی سی ہے۔ وہ خود مومن تھی۔ مگر اس کا خاوند کافر تھا۔ اور اعلیٰ درجہ کے مومن کی مثال حضرت مریم سے دی گئی ہے جن کے متعلق فرمایا

احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا

انہوں نے اپنے ناموس کو محفوظ رکھا۔ اس لئے ہم نے اسے ترقی دے کر مردانہ قوت والی بنا دیا۔
ان آیات میں

تین قسم کے آدمی

بتائے گئے ہیں۔ اول۔ کافر۔ دوم۔ فطرت صحیحہ رکھنے والے لیکن کفر کے نیچے دبے ہوئے سوم۔ مومن۔ کافر کی مثال تو اس رنگ میں ہے کہ ایسے شخص میں گندی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بخلاف اس کے نیک ضمیر کا خاوند اس کے لئے مقرر کر رکھا ہے جو بُری باتوں سے منع کرتا رہتا ہے۔ جیسے حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی مثال میں بتایا کہ وہ اپنی بیویوں کو نیکی کا حکم دینے والے اور برائیوں سے منع کرنے والے تھے۔ اس کے بعد دوسرے درجہ کے مومن کی مثال فرعون کی بیوی سے دی۔ وہ تھی تو مومن مگر فرعون کے دباؤ کے ماتحت رہتی تھی۔ اس کی فطرت پاک تھی۔ مگر کبھی کبھی اس سے کمزوری بھی سرزد ہو جاتی تھی۔ اس کے بعد

اعلیٰ درجہ کے مومن

کی مثال حضرت مریم سے دی۔ گویا کافر کی ایک مثال دی اور مومن کی دو۔ کافر کی کوئی ایسی مثال نہیں دی جس میں کافر خاوند ہو اور کافر ہی بیوی کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوتا کہ گویا کافر ابتداء سے ہی کافر تھا۔ لیکن چونکہ یہ درست نہیں۔ اس لئے ایک ہی مثال دی کہ خاوند مومن اور بیوی کافر۔ لیکن

مومن کی دو مثالیں

دیں۔ ایک یہ کہ نفس تو نیک ہوتا ہے لیکن دوسرے کا دباؤ بعض اوقات کوئی خراب کام کرا لیتا ہے۔ اور دوسری یہ کہ اپنے آپ پر مومن کو پورا قبضہ حاصل ہوتا ہے۔
اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک مومن کی مثال دی گئی یہ تو بتا دیا گیا کہ ایک وہ مومن ہوتا ہے جو

فطرت کے لحاظ سے

تو نیک ہوتا ہے۔ مگر عادات وغیرہ کی وجہ سے بعض ادنےٰ درجہ کی باتیں اس سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور ایک وہ مومن ہوتا ہے جو بغیر روحانی فیضان کے روحانیت کا بچہ جن لیتا ہے جیسے کہ

حضرت مریم کی مثال

میں بتایا گیا۔ انہوں نے بیرونی فیض سے بچہ نہیں جنا۔ بلکہ خدا نے ان کے اندر ہی مردانہ قوتیں بھی پیدا کر دیں۔ مگر اس مومن کا کہاں ذکر ہے جس پر فیضان الٰہی نازل ہوتا ہے۔ یہ ذکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویوں کی مثال میں کیا گیا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے [illegible] تھے صحابہ کرام کی مثال حضرت مریم کی سی نہ تھی۔ نہ فرعون کی بیوی جیسی تھی۔ کیونکہ ان کی نسبت آتا ہے

من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر

ان میں سے بعض ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنی

ساری ذمہ داریاں

پوری کر دیں اور بعض ایسے ہیں جو اس بات کے منتظر ہیں کہ پوری کریں۔ لیکن کیا فرعون کی بیوی نے ساری ذمہ داریاں پوری کر دی تھیں ہرگز نہیں۔ اس لئے ہم ان سے صحابہ کی مثال نہیں دے سکتے۔ اور نہ حضرت مریم کی مثال دے سکتے ہیں۔ کیونکہ صحابہ نے جو کمال حاصل کیا وہ براہ راست حاصل نہیں کیا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل کیا تھا۔
پس یہاں ان کا ذکر ہے جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیض حاصل کیا۔ اور بتایا کہ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رکھا جائے گا وہیں آپؐ کے صحابہ بھی ہوں گے۔ چنانچہ

حدیث میں آتا ہے

کہ ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے دعا کریں کہ جہاں آپؐ ہوں وہیں خدا تعالیٰ مجھے بھی رکھے اور اس بات کا ذکر کہ جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں گے وہیں مومن بھی ہوں گے۔ اس سورۃ میں ہے اب یہ بات بھی حل ہو جاتی ہے کہ بیوہ کو کنواری سے پہلے کیوں رکھا ان معنوں کے لحاظ سے جو میں نے بیان کئے ہیں پتہ لگتا ہے کہ بیوہ سے مراد پہلے نبیوں کی امتیں ہیں اور بتایا گیا کہ ان سب کو لا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیاہ دیا جائے گا۔ یعنی آپ کے ذریعہ وہ روحانی فیض پائیں گی۔ پس فرمایا کہ اس رسول کی امت میں وہ لوگ بھی داخل ہوں گے جو پہلی امتوں کے ہوں گے اور وہ بھی جو پہلے کسی کی امت نہیں۔ اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو یہ فرماتے ہیں کہ آپ مریم سے عیسےٰ بنے تو

یہ کیسی صاف اور واضح بات ہے

غرض جن نار سے بچنے اور اپنے متعلقین کو بچانے کا ان آیات میں ذکر ہے۔ اس کی تشریح ان چھ باتوں سے نکلے گی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویوں کی بتائی گئی ہیں۔ یعنی

ان باتوں کی اضداد آگ ہیں

جن سے بچنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہیں (۱) مسلم نہ ہونا (۲) مومن نہ ہونا (۳) قانت نہ ہونا (۴) تائب نہ ہونا (۵) عابد نہ ہونا (۶) سائح نہ ہونا۔

مسلم کے معنی ہیں وہ جو خدا تعالیٰ سے یہ عہد کرے کہ وہ کسی کو ضرر نہیں پہنچائے گا۔ یہ ایمان لانے والے کا پہلا مقام ہے کہ بے ضرر ہو جائے۔ اس کے مقابلہ کی نار کیا ہے یہ کہ دوسروں کو شر پہنچایا جائے

پس یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا میں

خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اے ایمان لانے والو اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں ایسی جگہ رکھا جائے جہاں محمد رسول اللہ کو رکھا جائے گا۔ تو مسلم بن جاؤ یعنی بے شر بن جاؤ۔ کسی کو تمہارے ہاتھ سے ضرر نہ پہنچے۔ پس شر پہنچانا پہلی آگ ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے آپ بھی بچو اور دوسرے بھائیوں کو بھی بچاؤ

اس کی تشریح میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے ظالم بھائی کی بھی مدد کرو اور مظلوم کی بھی۔ صحابہ اس پر حیران ہوئے کہ مظلوم کی تو مدد ہو سکتی ہے۔ لیکن ظالم کی مدد کا کیا مطلب۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روک دو۔ پس خدا تعالیٰ نے قوا انفسکم واھلیکم نارا میں یہ بتایا ہے کہ کسی پر ظلم مت کرو اور اپنے ساتھیوں کو بھی ظلم کرنے سے منع کرو۔

لوگوں کے متعلق یہ

میرا تجربہ ہے

اس کی بناء پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اکثر لوگ خود تو ظلم سے بچتے ہیں۔ مگر دوسروں کو نہیں روکتے۔ میرے پاس جو مقدمات آتے ہیں۔ ان میں میں دیکھتا ہوں کہ ایک ایسا شخص جو اپنی ذات میں سچا۔ اپنے معاملات میں دیانتدار اور دوسروں کے حقوق فوراً ادا کرنے والا ہوتا ہے اس کا دوست اگر ان باتوں میں سست ہو تو اس کی تائید اور حمایت کرنے لگ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خود اس آگ سے بچو۔ اور اگر تمہارا کوئی دوست اس میں گرا ہوا ہو تو دوستی کی رو میں بہہ کر اسے چھوڑ نہ دو بلکہ اسے بھی بچاؤ۔

اھلیکم سے مراد

اپنی اولاد بھی ہے۔ یعنی اس کی ایسی تربیت کرو کہ اسے ظلم کی عادت نہ پڑے بہت سے جھگڑے بیاں اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ بچے کوئی شرارت کرتے ہیں۔ تو ماں باپ ان کی تائید کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور عموماً عورتوں میں اسی بات پر لڑائیاں ہوتی ہیں کہ ایک بچہ کو اگر دوسری کا بچہ مارے تو وہ کہہ دیتی ہے کیا ہوا بچہ تھا مار لیا۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ کیوں مار لیا۔ جس کو مارا وہ بھی تو کسی کا بچہ ہی ہے۔ جو بچہ شرارت کرتا ہے اسے روکو اور خواہ اس کی کتنی چھوٹی عمر ہو۔ اسے سکھاؤ کہ شرارت نہیں کرنی چاہیئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن رض کو اس وقت جبکہ ان کی عمر اڑھائی تین سال کی تھی یہ سکھاتے تھے کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

پس یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مومنو اپنی جانوں۔ اپنے دوستوں اور اپنی اولاد کو ایسی حرکات سے بچاؤ جن سے دوسروں کو ضرر پہنچے۔

دوسری بات یہ ہے

کہ مومن بن جاؤ۔ مومن کے معنے ہیں (۱) امن والا (۲) امن دینے والا (۳) جو دل زبان اور افعال سے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو۔ یہاں یہی تیسرے معنی مراد ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اول لوگوں کو بدی پہنچانے سے اپنے آپ کو روک لو۔ پھر اگر رسول کا قرب چاہتے ہو تو مومن ہو جاؤ۔ یعنی تم میں ایمان کی ایسی طاقت اور قوت ہو کہ جو کچھ منہ سے کہتے ہو وہی تمہارے دل میں ہو۔ اور وہی تمہارے دل میں ہو اور وہی تمہارے عمل سے ظاہر ہو

یہی بات تم

اپنے ساتھیوں میں پیدا کرو

اور یہی اپنی اولاد میں پیدا کرو۔ اولاد کے متعلق زبان سے تو یہ کہنا کہ وہ احمدی ہے لیکن جب نماز کا وقت ہو تو یہ کہنا کہ نہ اٹھاؤ بچہ ہے۔ اسے دین سکھانا نہیں بلکہ دین سے غافل کرنا ہے۔ اسی طرح تمہارے جو دوست دین میں سستی کریں انہیں نہ سمجھانا بھی غلطی ہے۔ انہیں سمجھاؤ اور سکھاؤ کہ دین کے ہر حکم پر پوری طرح عمل کرنا چاہیئے۔

پس

دوسری آگ مومن نہ ہونا

ہے۔ اس سے خود بھی بچو۔ اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو بھی بچاؤ۔ اور اپنی اولاد کو بھی محفوظ رکھو۔

تیسری آگ قانت نہ ہونا

ہے۔ قانتۃ کے معنی دعا کرنے والے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں دعاؤں میں مصروف رہنا چاہیئے

کسی کو شر نہیں پہنچانا چاہیئے

اور نیک اعمال بجا لانے چاہئیں لیکن اس کے ساتھ یہ یقین ہونا چاہیئے کہ نجات اعمال کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ پس ایمان لانے والوں کا فرض ہے کہ (۱) مسلم ہوں کسی کو ضرر نہ پہنچائیں (۲) خدا تعالیٰ کے فرمانبردار ہوں (۳) اور پھر یہ سمجھیں کہ ان باتوں سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ یقین رکھیں کہ دعاؤں کے ذریعہ نجات ہوگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ آپ تو

اعمال کے ذریعہ نجات پائیں گے

آپ نے فرمایا نہیں عائشہ میری نجات بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوگی۔ مگر آجکل اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اعمال نہ کئے جائیں تب نجات ہوگی۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعمال سے نجات نہ ہوگی۔ حالانکہ اس کا مطلب وہی ہے جو غالب نے اس شعر میں بیان کیا ہے ؂

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہم جو اعمال کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے قویٰ سے کرتے ہیں۔ پھر ان کی وجہ سے نجات کیسی۔ ان کے ذریعہ تو انسان مومن بن سکتا ہے آگے نجات خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتی ہے

چوتھی آگ تائب نہ ہونا

ہے۔ تائب کے معنے عربی میں یہ ہیں کہ انسان پچھلے افعال کو دیکھتا اور ان پر ندامت اور پشیمانی کا اظہار کرتا ہے توبہ کے معنی پچھلے برے افعال پر ندامت کا اظہار کرنا اور یہ اقرار کرنا ہے کہ آئندہ میں ایسے افعال نہیں کروں گا۔ اور ایسا شخص اس آگ سے بچتا ہے گویا چوتھی بات یہ ہو کہ

کمالات کے حصول کی کوشش کے ساتھ تلافیٔ مافات بھی کی جائے۔

ساری ترقی تلافیٔ مافات سے ہی ہوتی ہے کوئی نئی عمارت اس وقت تک کس طرح بن سکتی ہے جب تک بنیاد خراب ہو۔ جو بنیاد خراب ہو تو اسے توڑ کر نئی بنانے سے ہی نئی عمارت بن سکے گی۔ پس تائبات میں یہ بتایا۔ کہ مومن کو چاہیئے۔ اول اعمال حسنہ کرے اور پھر اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور جہاں کوئی کمزوری نظر آئے اس کی درستی کرے۔

پانچویں آگ

عابد نہ ہونا ہے۔ عبودیت کے معنی ایسا تذلل پیدا کرنے کے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرے۔ اس کے ماتحت یہ حکم ہوا کہ انسان خدا تعالیٰ کے نقوش اپنے اندر پیدا کرے۔ گویا پانچواں مقام یہ ہے کہ انسان اچھی طرح محسوس کرے۔ کہ نصرت خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اور وہ کلیۃً اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دے اور اس کی صفات اپنے اندر پیدا کرے

چھٹی آگ یہ ہے کہ انسان سائح نہ ہو سائح کے یہ معنے ہیں۔ کہ جو فیض اسے حاصل ہو وہ آگے دوسروں کو پہنچائے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مومن کو برتن کے پانی کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ نہر کے پانی کی طرح بننا چاہیئے جو سیراب کرتا ہے

مومنوں کو چاہیئے

کہ وہ چاہیں اور انہوں نے جو کچھ خدا تعالیٰ کے رسول سے حاصل کیا ہے۔ اس میں دوسروں کو بھی شریک کریں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں نے جو دین سیکھا۔ اُسے آگے پھیلایا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آدھا دین عائشہ رض سے سیکھو۔ مسلمانوں کے تنزل اور ادبار کی بڑی وجہ یہی ہوئی کہ سائح نہ رہے۔ خود جو کچھ جانتے تھے اسے آگے نہ پھیلایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک حجام کے متعلق سنایا کرتے تھے کہ وہ ایک بہت اچھا نسخہ جانتا تھا۔ جس سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچتا تھا اور اُسے بھی کافی آمدنی ہوتی تھی۔ مگر وہ کسی کو بتاتا نہ تھا۔ حتیٰ کہ اپنے بیٹوں کو بھی نہ بتاتا تھا۔ آخر جب مرنے لگا تو اس کے بیٹوں نے کہا۔ اب ہی بتا دو اس نے کہا ابھی میری حالت ایسی نہیں ہے کہ میں مر جاؤں

آخر وہ مر گیا اور نسخہ بھی ساتھ لے گیا تو

مسلمانوں کا سارا تنزل

اسی وجہ سے ہوا۔ کہ انہوں نے جو فیض حاصل کیا ہے وہ آگے نہ پھیلایا۔ مسلمانوں میں اچھی باتیں مخفی رکھنے کی جو عادت تھی اسی سے متاثر ہو کر ایک دفعہ ایک دوست نے مجھے لکھا کہ آپ یہ کیا غضب کر رہے ہیں کہ تصوف کے سارے نکتے ظاہر کرتے چلے جاتے ہیں۔ میں نے کہا خدا تعالیٰ مجھے جو کچھ دیتا ہے۔ میں اس کے بندوں کے آگے رکھ دیتا ہوں وہ مجھے اگر اور کچھ دے گا تو میں وہ بھی بتا دوں گا۔ پہلے لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ دوسروں کو بتانے سے ان کو نقصان پہنچے گا حالانکہ ایسی باتیں ظاہر کرتے رہنے سے اور زیادہ ترقی ہوتی ہے کوئی کمی نہیں ہوتی یہ سوچیں نے

چھ کام بتائے ہیں

ان کی وجہ سے دین میں بھی اور دنیا میں بھی قومیں ترقی کر سکتی ہیں۔ اور ان چھ کاموں کے مقابلہ میں چھ آگیں ہیں جن سے مومنوں کو بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً سائنس کے مقابلہ میں یہ آگ ہے کہ علم کو چھپایا جائے۔ یورپ والوں نے یہ طریق جاری کیا ہے کہ جب کوئی خاص بات معلوم ہوا سے پیٹنٹ کرا لینے کا حق دے دیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بے شک تم فائدہ اٹھاؤ مگر اس کے بنانے کا طریق ہے اسے نہ چھپاؤ وہ محفوظ کرو۔ گویا بتایا کہ مومن کو چاہیئے کہ جو نعمت بھی اسے حاصل ہو۔

وہ اسے زیادہ سے زیادہ پھیلائے تاکہ قیامت کے دن اس سے یہ سوال نہ ہو کہ جو نعمت اسے عطا کی گئی تھی وہ اس نے کیوں چھپا رکھی تھی۔ اسی طرح ایسے کام کرنا جن سے بنی نوع انسان کو ضرر پہنچے۔ یا خدا تعالیٰ کا کامل فرمانبردار نہ ہونا۔ دعاؤں سے کام نہ لینا اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش نہ کرنا اپنے اعمال کا محاسبہ نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزی اور انکسار کا اظہار نہ کرنا یہ وہ مختلف جہنم کی آگیں ہیں جو انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔ مومنوں کو ہمیشہ ان باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنے متعلقین کو بھی بچانا چاہیئے۔ یہی سبق ہے جو

سورہ تحریم

میں دیا گیا ہے۔

(الفضل ۲۴ ۲/۶۲)

اللہ کے کام نیارے

دُعا کی قبولیت کا ایک نیا پہلو

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

گزشتہ جنوری کے مہینہ میں جب میں لاہور میں زیر علاج تھا ایک دن چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ چوہدری صاحب کی اہلیہ کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا جو انہوں نے بڑی محبت اور احتیاط سے کپڑوں کے اندر لپیٹ رکھا تھا۔ چونکہ میں جانتا تھا کہ چوہدری صاحب کے گھر کوئی اولاد نہیں میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس کا بچہ ہے؟ یا شاید خود انہوں نے بتایا کہ یہ خدا تعالیٰ نے ہمیں بخشا ہے۔ اور پھر بڑے شوق سے اس کی تفصیل یہ بتائی کہ کچھ عرصہ ہوا میاں شریف احمد صاحب مرحوم ہمارے مکان میں آئے تھے اور مجھے یہ بشارت دی تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ خدا تمہیں میری زندگی میں ہی بچہ دے گا اور میں نے ایک بچہ کپڑوں میں لپٹا ہوا تمہاری گود میں دیکھا ہے۔ چنانچہ یہ وہی بچہ ہے جو ایک عزیز کا ہے اور خدا نے ہمیں عطا کیا ہے مجھے یہ بات سنکر اور ان کی خوشی دیکھ کر طبعاً بہت خوشی ہوئی اور مجھے دعا کی قبولیت کا ایک نیا پہلو نظر آیا کہ بعض اوقات اولاد کی بشارت اس رنگ میں بھی پوری ہوتی ہے۔ کہ کوئی عزیز یا دوست اپنا بچہ ایک بے اولاد شخص کے سپرد کر دیتا ہے کہ تم اس بچے کو اپنے گھر میں رکھ کر پالو اور اپنے دل کی تسکین کا سامان کرو۔ بے شک ایسا بچہ شرعی لحاظ سے دوسرے شخص کا بچہ نہیں بنتا۔ مگر ان کی محبت میں جگہ پا لیتا ہے اور ایک حد تک روحانی تسکین کا موجب بنتا ہے۔ گو سو چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کے اپنی اولاد نہیں ہوئی مگر خدا نے میاں شریف احمد صاحبؓ کی رؤیا کو اس طرح پورا کر دیا کہ کسی عزیز نے اپنا بچہ ان کے سپرد کر دیا ہے وہ اب بڑی محبت کے ساتھ پال رہے ہیں۔ اور قلبی تسلی کے علاوہ ثواب بھی کما رہے ہیں۔ یہ ایک ایسی ہی بات ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے حضرت موسیٰؑ کے تعلق میں ذکر کیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ فرعون نے اس خدائی نعمت کی قدر نہیں کی۔ بلکہ ناشکری کر کے خدائی عذاب کا نشانہ بن گیا۔

میں ان خیالات میں محو تھا کہ اچانک مجھے اپنی ایک پرانی رؤیا کی طرف خیال چلا گیا جو ڈیڑھ سال قبل مجھے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مرحوم کی اہلیہ نے یاد دلائی تھی جس میں میں نے دیکھا تھا کہ عزیز مظفر احمد کے گھر شادی کے بیس سال بعد بچہ پیدا ہوگا۔ چنانچہ عجیب قدرت الٰہی ہے کہ جب عزیز مظفر احمد کی شادی پر بیس سال گزر گئے اور اکیسواں سال گزر رہا تھا تو ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک بچی عزیزہ امۃ الجمیل سلمہا نے اپنا بچہ عزیز طاہر احمد عزیز مظفر احمد کے سپرد کر دیا۔ اور اب وہ ان کے گھر میں بچوں کی طرح بہت پل رہا ہے اور اس طرح میری وہ رؤیا پوری ہو گئی کہ شادی کے بیس سال بعد عزیز مظفر احمد سلمہ کے گھر میں بچہ ہوگا۔ یہ خدائی عجائبات کے غیر معمولی کرشمے ہیں جن کی حقیقت کو صرف وہی جانتا ہے۔ اور میری دعا ہے کہ یہ بچہ بڑھے اور پھولے اور پھلے اور عزیز مظفر احمد اور عزیزہ امۃ القیوم بیگم کے لئے قلبی تسکین اور روحانی راحت کا موجب بنے۔

مگر ہمارا خدا بڑا قادر ہے۔ اس کی قدرت اور رحمت کی کوئی انتہا نہیں اور ہرگز بعید نہیں کہ وہ اب بھی عزیز مظفر احمد کو صلبی اولاد سے نوازے اور ہم خدا کے حضور دہرے شکر کے سجدے بجا لائیں اور توراۃ سے یہ ملتے جلتے الفاظ پورے ہوں کہ:-

”اسحاق بھی تیری اولاد ہے مگر مجھے اسمٰعیل سے بھی ایک قوم بنانا ہے۔“

پس دوست اس رمضان کے مبارک ایام میں بھی دردِ دل سے یہ دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنی دکھائی ہوئی رؤیا کے مطابق عزیز مظفر احمد کے گھر کو بیس سال کے بعد ایک بچے سے نوازا ہے اسی طرح جہاں وہ اس بچہ کو برکت عطا کرے وہاں عزیز مظفر احمد کو اپنے فضل و کرم سے صلبی اولاد سے نوازے۔

وما ذالك على الله بعزيز۔ ربّ انّي لما انزلت اليّ من خيرٍ فقير۔

خاکسار:-

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۶ر فروری ۱۹۶۲ء

حیدرآباد میں رمضان شریف کا پروگرام

جیسا کہ اس سے قبل بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا ہے کہ حیدرآباد دکن میں جلس[illegible] الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہر ہفتہ باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی ہے اور اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کامل و عاجل کیلئے دعائیں کی جاتی ہیں چنانچہ یہی طریق گزشتہ سال سے بتفصیل کمالہٗ جاری ہے لیکن ماہ رمضان کیوجہ سے اس پروگرام کو نسبتاً زیادہ خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے۔ تمام جوق در جوق اس پروگرام میں شرکت کیلئے دور دور سے آتے ہیں۔ نماز تہجد سے پہلے چونکہ سحر ہونا ہوتا ہے اسلئے سہولت کی خاطر اجتماعی طور پر سحر کا انتظام احمدیہ جوبلی ہال ہی میں کیا جاتا ہے۔ اب تک جو رمضان کے دو ہفتے گذرے ہیں سال گزشتہ کی طرح پہلے اتوار کو سیٹھ محمود احمد صاحب جلال کی طرف سے اور دوسرے اتوار سیٹھ بشیر الدین صاحب کی طرف سے سحر کا انتظام کیا گیا جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ علاوہ ازیں رمضان میں ہمارا پروگرام حسب ذیل ہے۔ چوہدری مبارک علی صاحب اور مولوی بشیر الدین صاحب مبلغ کے تعاون سے ہفتہ واری یہ پروگرام بفضل تعالیٰ کامیابی سے چل رہا ہے یعنی درس قرآن مجید بعد از عشاء نماز تراویح بعدہٗ درس قرآن مجید بوقت سحر نماز تہجد اور بعدہٗ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ کا علم کلام

(۱)

تقریر مکرم مولوی شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۱ء

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا پس منظر

پچھلی صدی میں [illegible] بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی بعثت سے قبل اسلام اور مسلمانوں کی جو حالت تھی ایک تاریخی واقعہ ہے۔ چھپی ہوئی بات نہیں۔ سیاست کے لحاظ سے۔ معاشرت کے لحاظ سے تمدن کے لحاظ سے۔ غرض ہر لحاظ سے مسلمان بہت نیچے گر گئے تھے۔ حتیٰ کہ دینی لحاظ سے بھی۔ مسلمانوں کی اس کس مپرسی کا نقشہ مولانا آزاد مرحوم نے نہایت ہی مختصر الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

"۱۸۵۷ء کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک نظم کو پارہ پارہ کر دیا اور اُن کے تمام امتیازات کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔"

(آزاد مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۵۱ء)

اور اسی حالت کو ذرا تفصیل سے مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی ایم۔اے یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"اب حالت بالکل دگرگوں ہے زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا تسلط ہے اور علم و عمل کے ہر میدان میں وہ سب سے پیچھے نظر آتے ہیں۔ کہیں جہالت و نادانی کا دور دورہ ہے اور کسی جگہ دوسری اقوام کی تقلید کا سودا۔ اسلامی انفرادیت بہرحال اس قدر مضمحل ہو چکی ہے کہ آج کل کے مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی پچھلے زمانہ کے مسلمانوں کا جانشین یا ان کے منصب و عظمت کا وارث کہنا اپنی ہنسی خود آپ اُڑانے کے مترادف ہے۔"

(مسلمانوں کا عروج و زوال صفحہ ۱)

مسلمانوں کی دینی حالت

اُس زمانہ میں مسلمان جس دین کو دین کہہ رہے تھے وہ دین کی حقیقی شکل نہ تھی بلکہ وہ قرآن کے غلط عقائد۔ غیر معتبر روایات اور فرسودہ توہمات کا مجموعہ بن کر رہ گیا تھا۔ حیاتِ مسیح ناصری۔ نسخ فی القرآن۔ عدم عصمت انبیاء۔ جہاد بالسیف وغیرہ کے نظریات و عقائد ایک طرف اسلام اور مسلمانوں کی جڑیں کھوکھلی کر رہے تھے۔ تو دوسری طرف غیر مسلموں کو اسلام پر جارحانہ اقدام اور دلآزار اعتراضات کی دعوت عام دے رہے تھے۔ چنانچہ وہ زمانہ سلطنت مغلیہ کے زوال کا زمانہ تھا۔ شمال میں سکھوں اور باقی ہندوستان میں انگریزوں کا تسلط قائم ہو رہا تھا۔ مذہبی آزادی کے لبادہ میں مذہبی دنیا میں ایک دوسرے پر گند اچھالا جا رہا تھا۔ اسلام اور مسلمانوں پر اُن کے غلط عقائد کی وجہ سے ہر طرف سے اعتراضات ہو رہے تھے۔ چونکہ سلطنت مغلیہ قریب کے زمانہ میں ہی ختم ہوئی تھی اس لئے اسلام اور مسلمانوں سے نفرت دلانے کے لئے شر انگیز لٹریچر کی اشاعت میں کوئی روک نہ تھی۔ اور مذہبی آزادی کا غلط استعمال تھا۔

اِدھر مسلمان عیسائیوں اور آریوں کے حملوں کی تاب نہ لا کر دین اسلام سے برگشتہ ہو رہے تھے۔ اور کچھ مغربی تہذیب و تمدن اور فلسفہ سے متاثر ہو کر مرعوبانہ حالت میں اسلام کی مدافعت کی کوشش بھی کر رہے تھے۔ انہوں نے اسلامی عقائد کی ایسی تشریح کی جو تمام امت کی مسلمہ تشریحات کے خلاف تھی۔ مگر حق یہ ہے کہ اُن میں بھی شانِ مقابلہ نہ تھی۔ آریہ سماج میں اسلام کے خلاف تحریر و تقریر کا سلسلہ خوب زوروں پر تھا۔ اور ایک خوفناک علمی اور فلسفیانہ لٹریچر اسلام کے خلاف معرضِ وجود میں آ چکا تھا۔

۱۔ مسلمانوں کی اس خطرناک حالت کا نقشہ مولانا الطاف حسین صاحب حالی مرحوم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

(مسدس)

۲۔ جناب نواب صدیق حسن خاں صاحب آف بھوپال فرماتے ہیں۔

"یہاں تک کہ اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران۔ علماء اس امت کے بدتر اُن کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں۔ اور انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔"

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

۳۔ مولانا حالی مرحوم اسلام کو باغ سے تشبیہ دیتے ہوئے اُس کی اُس وقت کی حالت کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

پھر اک باغ دیکھے گا اُجڑا سراسر
جہاں خاک اُڑتی ہے ہر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جل جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے رُوکھ جتنے جلانے کے قابل

اسلام کی اس گری ہوئی حالت کو دیکھ کر مولانا مرحوم رسول مقبول صلعم کو مخاطب کرتے ہوئے آپ کے دربار میں یوں فریاد کرتے ہیں ؎

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
اُمت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے۔
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

(ضمیمہ مسدس حالی)

۴۔ علامہ اقبال مرحوم نے موجودہ زمانہ میں الحاد و دہریت اور شرک و بدعت کے دور کو دیکھ کر اور اس سے متاثر ہو کر فرمایا ؎

بے دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

(ضرب کلیم)

گویا ان کے نزدیک اس دور کی رُوحانی اصلاح ایک روحانی مصلح اور مامور کی محتاج تھی۔ جو ابراہیمی رنگ میں رنگین ہو۔ کیونکہ علماء۔ اور انجمنوں سے تو مسلمانوں کی بگڑی بنتی ہوئی نظر نہ آتی تھی اور نہ یہ علماء کے بس کا روگ تھا۔ اب کوئی مرد "مومن" اور مرسل یزدانی ہی روحانی اصلاح کا بیڑا اُٹھا سکتے تھے۔

بعثت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایسے خطرناک دور اور زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق عین وقت پر اسلام کے احیاء، ترقی اور دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ان الفاظ میں مخاطب کرتے مبعوث فرمایا کہ

"خدا تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔"

(تریاق القلوب ضمیمہ صفحہ ۔)

اور الہام الٰہی میں یحیی الدین ویقیم الشریعۃ (تذکرہ) یعنی احیاءِ دین اور قیام شریعت آپ کی بعثت کا مقصد اولین قرار پایا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ خود اُس زمانہ میں اسلام کی کس مپرسی کا کیسا درد انگیز پیرایہ میں نقشہ کھینچتے ہیں ؎

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست
ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم بیدار نیست

نیز فرمایا ؎

مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالئ اسلام و قحطِ مسلمین
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
دینِ حق را گردش آمد صعبناک و سہمگیں
سخت شورے اوفتاد اندر جہاں از کفر و کیں
ایں دو فکر دینِ احمد مغز جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں

نیز آپ نہایت الحاح و زاری سے اسلام کی دوبارہ ترقی و شوکت کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا فرماتے ہیں ؎

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

مقصد بعثت اور ایک رُوح پرور بشارت

ایسے وقت میں جب کہ مسلمانوں پر گھبراہٹ و مایوسی کا عالم طاری تھا اور وہ اسلام پر ہر چہار طرفہ حملوں کی مدافعت میں عاجز و لاچار نظر آتے تھے جری اللہ فی حلل الانبیاء کو دو قسم کے کام انجام دینا تھے۔ اول غیر مسلموں کے حملوں سے اسلام کی نہ صرف مدافعت بلکہ اُس کی حقانیت و صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے دلائل و براہین کو پیش کرنا دوسرے خود مسلمانوں کے غلط عقائد کی اصلاح اور اُن فرسودہ روایات کی تردید کرنا جن کی بنا پر مسلمان غیروں کے اعتراضات کے تختۂ مشق بنے اور عمل اور دینی اعتبار سے پستی میں گرتے چلے گئے۔ چنانچہ سب سے پہلے آپ مسلمانوں کو یہ روح پرور اور امید افزا پیغام سناتے ہیں۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور اُن

تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔" (برکات الدعا ص۲۳)

نیز فرمایا

"خدا تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔ غرض خداوند کریم نے جو اسباب و وسائل اشاعت دین کے وسائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس ناچیز کو عطا فرمائے ہیں۔ وہ امم سابقہ سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے اور جو کچھ توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ اُن میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ وذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔"

(براہین احمدیہ ص۵۷۵)

اور مسلمانوں کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو۔ تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا ہے اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں۔ اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بناء ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے۔ جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی ہے ...... سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج ہماری تازگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خون سے آبیاری ہوئی تھی کبھی ضائع نہیں کرنا چاہتا۔"

(فتح اسلام)

نیز فرمایا کہ

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

(فتح اسلام ص۱)

اسلام کی روحانی فتح کی پیشگوئی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اسلام کی شاندار روحانی فتح کی پیشگوئی مندرجہ ذیل زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں:-

(الف) "مجھے قادر مطلق خدا نے اپنے خاص مکالمہ سے مشرف بخشا ہے اور اطلاع دی ہے کہ میں ہر ایک مقابلہ میں جو روحانی برکات اور سماوی تاثیرات میں کیا جائے تیرے ساتھ ہوں اور تجھ کو غلبہ ہوگا۔" (جنگ مقدس ص۱۱)

اور ایسے لوگوں کو جو مغربی فلسفہ اور علوم جدیدہ سے متاثر و مرعوب ہو کر اسلامی عقائد کی دور از کار تاویلیں کرتے تھے تسلی دیتے ہوئے فرمایا:-

(ب) "یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں۔ مگر انجام کار اُن کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص۲۵۵-۲۵۴)

مذہبی مناظرات اور علم کلام میں انقلاب

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی جب بعثت ہوئی تو ہندوستان میں مذہبی مناظرات و مباحثات کا خوب زور تھا۔ ایک طرف مسلمانوں کے مختلف فرقہ جات باہم دست و گریبان تھے تو دوسری طرف غیر مسلم مخالف اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ صورت حالات دیکھ کر مجبوراً اس میدان میں اُترنا اور تقریباً و تحریراً ان مناظرات میں حصہ لینا پڑا۔ اور ایک نئے علم کلام کی بنیاد ڈالی۔ سب سے پہلے آپ نے ان مناظرات میں اسلام کے اندرونی اختلافات اور اسلام اور دوسرے مذاہب کے باہمی اختلافات کے تصفیہ کے لئے مندرجہ ذیل دو ایسے زریں اصول پیش کئے۔ جنہوں نے مذہبی علم کلام میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔

دو زریں اصول

پہلا اصول۔ اسلام کے اندرونی اختلافات کے فیصلوں کے لئے آپ نے یہ قرار دیا کہ اصل کسوٹی قرآن مجید ہے جو یقینی مرتبہ پر ہے نہ کہ حدیث یا بعد کے ائمہ دین کے اقوال۔ اسلام کی بنیاد قرآن شریف پر ہے۔ حدیث اور اقوال آئمہ خادم کے طور پر ہیں۔ پس اگر کوئی حدیث یا کسی امام کا قول قرآن مجید سے ٹکرائے تو وہ قبول نہ کیا جائے گا۔ یعنی حدیث کو رد کرنے کے یہ معنے نہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط منسوب کی گئی ہے۔

نیز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسی ضمن میں حدیث اور سنت کے تعلق کو بھی واضح فرمایا کہ

"یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ سنت آنحضرت صلعم کے تعامل کا نام ہے جو قرآن کے ساتھ ساتھ وجود میں آگئی۔ باقی احادیث کو لوگوں کے سینوں سے ڈیڑھ سو سال بعد جمع کیا گیا اس لئے اصل بنیاد قرآن اور سنت پر ہے۔ اور حدیث کو خادمانہ حیثیت حاصل ہے اس بیان فرمودہ اصل نے اسلامی علم کلام میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ اور اب دنیا اس اصل کی طرف آرہی ہے۔ اور اس کا اثر اور اہمیت سب کو مسلّم ہے۔"

(ازالۃ الحق تلخیص لدھیانہ)

دوسرا اصول۔ جو آپ نے بین المذاہب میں اختلافات کے حل کرنے کے سلسلہ میں پیش فرمایا۔ وہ یہ تھا کہ ہر مذہب کا فرض ہے کہ جہاں تک اس کا اصول مذہب کا تعلق ہے وہ اپنے دعوے اور دلیل ہر دو کو اپنی مقدس کتاب سے نکال کر پیش کرے۔ تا یہ ثابت ہو کہ بیان کردہ دعوے متبعین کا اپنا بنایا ہوا نہیں بلکہ خود بانی مذہب کا پیش کردہ ہے آپ نے وضاحتاً بیان فرمایا۔ کہ آجکل اکثر مذاہب میں بھی فساد پڑا ہے کہ مذاہب کی کتب مقدسہ کی طرف ایسے خیالات اور ایسے دعاوی منسوب کئے جا رہے ہیں جو در اصل ان کے اصلی شکل و صورت بدل کر کچھ کی کچھ ہو گئی ہے۔ مثلاً آپ نے اسی اصل کے ماتحت امرتسر کے مباحثہ میں عیسائی حضرات سے مطالبہ کیا کہ وہ انجیل سے "الوہیت مسیح" کا دعویٰ اور دلائل پیش کریں تو وہ پریشان ہوئے۔ (تلخیص از جنگ مقدس)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ یوکے اپنی دینی دنیوی بہتری اور قرضہ سے جلد سبکدوشی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ احباب کرام خاکسار کے لئے اور خاکسار کے اہل و عیال کی خیر و عافیت اور سب کی دینی دنیاوی ترقی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ جزاکم اللّٰہ

خاکسار (سیٹھ) محمد معین الدین از چنتہ کنٹہ (دکن)

۳۔ خاکسار کے والد صاحب پشاور سے بسلسلہ کاروبار کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے وہاں رہائش کے سامان کرے۔ میرے تایا خان عزیز محمد خان اور ان سلطان محمد خان کی دینی دنیوی ترقیات اور صحت و عافیت سے لمبی عمر ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز ہم سب بہن بھائی مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار خلیل محمد خان متعلم گورنمنٹ سکول پشاور

۴۔ خاکسار کی دو ہمشیرگان بیمار رہیں۔ بھائی صدر الدین احمد صاحب کھوکھر کی صحت بھی عموماً کمزور رہتی ہے۔ سب کی صحت و عافیت اور بھائی صاحب کی کاروبار میں ترقی اور خود خاکسار کے خاص مقاصد میں کامیابی اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سلطان محمود احمد از کراچی

۵۔ عزیزان محمد رفیق اور محمد وریا اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں احباب کرام و بزرگان سلسلہ درویشان قادیان دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں عزیزوں کو شاندار کامیابی عطا کرے آمین۔

خاکسار سید صمصام الدین احمد عفا عنہ منگر یادا (اڑیسہ)

۶۔ میرے والد محترم مولوی حبیب اللہ صاحب ساکن آسنور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سخت بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت اور درویشان کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

خاکسار ملک عبد الکریم آسنوری از کلکتہ

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات میں کامیاب جلسے

کوڈالی تگریا اڑلیسہ

بعد نماز مغرب جلسہ یوم مصلح موعود کی کارروائی زیر صدارت جناب صدر صاحب جماعت کوڈالی شروع کی گئی
(۱) مکرم مولوی سید صمصام الدین صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کوڈالی نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود اور حضرت مصلح موعود کے کارنامے اور معجزات کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے حضرت مصلح موعود کی صحت و درازی عمر کے لئے احباب میں درد انگیز طور پر دعا کی تحریک کی اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

خاکسار محمد صدیق
سیکرٹری تعلیم و تربیت
جماعت احمدیہ کوڈالی

سونگھڑہ (اڑلیسہ)

بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۶۲ء بمقام مسجد احمدیہ محلہ حوال ساہی زیر صدارت حضرت مولوی سید بشیر الدین احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بعد نماز ظہر المصلح الموعود کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن و نظم کے بعد مکرم ریاض الدین صاحب اور خاکسار راقم نے اخبار بدر و الفضل سے مضامین پڑھ کر سنائے۔ ان کے بعد بدرالدین احمد صاحب مبلغ و تسنجدید نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی ذات اقدس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں جو موعود خلیفہ کے وجود میں پوری ہوئیں بیان کیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے موعود خلیفہ اور المصلح الموعود کو صحت کے ساتھ لمبی سے لمبی زندگی بخشے۔ آمین۔

اس موقعہ پر مختلف محلہ جات سے جماعت کے مرد و زن باوجود روزہ کے ملحقہ دور سے آئے اور سب نے توجہ سے جلسہ کی کارروائی سنی۔ آخر میں

صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور لمبی زندگی کے لئے پنجگانہ نماز بالخصوص رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں نہایت توجہ اور الحاح کے ساتھ دعا کی تحریک فرمائی نیز ایک پرسوز دعا فرمائی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ۔

خاکسار
عبد الحلیم خان احمدی
قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

کوٹیلہ - اڑلیسہ

مکرم جناب منشی فقیر خان صاحب صدر جماعت کوٹیلہ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد شروع کی گئی۔

(۱) سب سے پہلے مکرم منشی عبد الستار صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹیلہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور حضرت مصلح موعود کے بارہ میں مختصر سی تقریر کی۔

(۲) مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ نے عبد الستار صاحب کے بعد ایک برجستہ تقریر کی جسے سامعین نے دلچسپی سے سنا۔ جلسہ میں مردوں کے علاوہ کافی مستورات اور بچے بھی شریک ہوئے۔

خاکسار
عبد الغفار احمدی
وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
کوٹیلہ

لکھنؤ

مقامی طور پر لکھنؤ میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسہ کا پروگرام بعد نماز عشاء و تراویح عمل میں آیا۔ خوش قسمتی سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ بھی یہاں تشریف لائے ہوئے تھے جلسہ کی کارروائی مکرم رستم علی صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ خاکسار نے تلاوت کی۔ مکرم عبد القیوم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کا ایک حصہ خوش الحانی سے سنایا بعدہٗ مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب نے قدرت اور رحمت کا نشان" کے عنوان سے تقریر کی اور پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے پس منظر پر پوری وضاحت سے روشنی ڈالی اور پیشگوئی کی بعض علامات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس کو ان کا مصداق ثابت کیا۔

دوسری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے کی۔ اپنی مبسوط تقریر میں پیشگوئی دربارہ مصلح موعود پر سیر حاصل بحث کی۔ اور اس کے تمام گوشے خوب شرح و بسط سے سامعین کے سامنے رکھے۔ اور بڑے دلنشین انداز میں حضور کے کارہائے نمایاں اور تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی۔ اور آخر میں احباب جماعت کو دین کی خدمت کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی تلقین کی۔ اس طرح گیارہ بجے رات یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار منظور احمد
مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم لکھنؤ

پینگاڈی

مکرم مولوی پی عبد اللہ صاحب فاضل مبلغ پینگاڈی اطلاع دیتے ہیں:-

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کا جلسہ مسجد میں منعقد کیا گیا۔ تمام احمدی مرد، عورتیں اور بچے جلسہ میں شامل تھے۔ دو احمدی دوستوں نے ۲۰-۲۰ منٹ تقریریں کیں۔ بعدہٗ میں نے ایک گھنٹہ پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر کی۔ اور اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

کالیکٹ

مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ جماعت کالیکٹ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۰ فروری کو خاکسار کی صدارت میں آٹھ بجے شب دار التبلیغ میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم کے محمد کویا صاحب نے تلاوت فرمائی۔ اور مکرم عبد الرحمان خان صاحب آف بنگلور نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار کی افتتاحی تقریر جلسہ کی غرض و غایت کے متعلق ہوئی۔ اور بعد ازاں مکرم سی حمزہ کویا صاحب بی۔ اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم ایم کے حسن کویا صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم اے پی کنا موسیکرٹری تعلیم نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور آخر میں خاکسار نے اس پیشگوئی کے اہم پہلوؤں پر مبسوط تقریر کی۔ جلسہ ساڑھے دس بجے شب بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جلسہ میں غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ جیسے (؟) کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

مدراس

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس تحریر کرتے ہیں کہ ۲۵ فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب اسلامک سنٹر میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جناب محمد رفیق صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور عزیزم صوفی احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا" سنایا۔ اس کے بعد مکرم پی احمد صاحب نے تامل زبان میں پیشگوئی "مصلح موعود" کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد زریں کے تبلیغی کارناموں کو بیان کیا۔ بعد ازیں مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت مصلح موعود ہی اسحاق مانند کے ابراہیم کا اسمٰعیل رنگ کا بیٹا ہے۔ جن کے ذریعہ دنیا کے دور دراز ممالک اور افریقہ کے تاریک دیار اعظم میں خدا کی توحید کا ڈنکا بج رہا ہے۔ حضرت مصلح موعود کا وجود زندہ خدا کا ایک زندہ نشان ہے۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کرتے ہوئے مصلح موعود کی پیشگوئی کی اہمیت اور اس کے پس منظر کو اختصار سے بیان کیا۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مختلف نظریات و عقائد کے لوگ موجود تھے۔ آریہ خدا کی ہستی کے منکر تھے۔ برہمو سماج خدا اور بندے کے باہمی تعلق یعنی وحی و الہام کے قائل نہ تھے۔ عیسائی و آریہ جو اسلام کی روحانی قوت و شوکت کے منکر تھے اور اسلام کو مٹانے کے درپے تھے مسلمان بھی اسلام میں وحی و الہام کا دروازہ بند مانتے تھے۔ ان میں سے کچھ دعا کی تاثیر و برکت کے قائل نہ تھے۔ ایسے خطرناک حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی ترقی بدرو حیات کیلئے دعائیں کیں۔ اور خدا تعالیٰ سے اسلام کی زندگی و شوکت کیلئے نشان مانگا۔ سو خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش دی۔ اور مسیح موعود کو بشارت سے نوازا۔ اس بشارت کا پوری تفصیل سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے وجود با جود میں پورا ہونا متذکرہ بالا طبقات کے لئے ایک عملی جواب تھا۔ اس لئے یہ نشان تجلی قدرت خدا کی ہستی۔ اسلام کی صداقت اور باقی ... کا کام ...

منقولات

مشاہداتِ اسرائیل

ہمارا اخبار کے سیاح ایچ۔ ڈی کامتھ کے قلم سے ان کے تاثراتِ اسرائیل کی تیسری قسط یہ ہے:۔

"مئی ۱۹۶۰ء میں جب میں اس ملک میں دورہ کر رہا تھا مجھے یہاں کی آبادی سے متعلق اعداد ذیل معلوم ہوئے تھے

یہود۔ ۱۸،۵۸،۸۴۱
مسلمان۔ ۱،۵۹،۲۲۶
عیسائی۔ ۴۸،۲۷۷
دروزی۔ ۲۲،۳۳۱

میزان ۲۰،۸۸،۶۷۵

.... وزارت امورِ مذہبی کا تعلق محض یہودیوں سے نہیں بلکہ مسلم اور مسیحی رعایا سے بھی ہے۔ چنانچہ کوئی ... ۲ مسلمان محکمہ امورِ مذہبی سے تنخواہ پاتے ہیں۔ اور وزارت مسلمانوں اور مسیحیوں کے پیشواؤں سے مل کر کام کرتی ہے۔ اور یہود کی ہیکلوں کی طرح مسجدوں اور گرجاؤں کی بھی حفاظت اور مرمت اس کے ذمہ ہے۔

... یہود کی سرکاری ہفتہ وار تعطیل یوم السبت ہے علاوہ ازیں ملت کو اپنی مذہبی ہفتہ وار تعطیل کا بھی حق ہے۔ چنانچہ مسلمان جمعہ ... ایام عید ... اور اس رواداری کے رویہ میں حکومت اتنی سخت ہے کہ یہاں کی پارلیمنٹ کا اجلاس بھی ہفتہ میں کل تین دن دوشنبہ، منگل اور بدھ کو ہوتا ہے۔ جمعرات کو بھی اجلاس اسلئے نہیں ہوتا کہ مسلمان ممبر آسانی سے اپنے اپنے مقام کو جمعہ تک پہنچ جائیں"۔ (السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا بمبئی ۷ر جنوری ۱۹۶۳ء)

فرمائیے اس صورت حال میں ہماری سیکولر سرکار اور ہماری ملکی اکثریت کے لئے کوئی سبق رواداری اور روزہ بازی بینچ کا موجود ہے؟ -

اقلیت ایک نیم مذہبی ملک میں

مرہٹی سیاح کا بیان ختم نہیں ہوا۔ ایک آدھ ٹکڑا اور سن لیجئے:۔

"پارلیمنٹ میں مباحثے اگرچہ عموماً سرکاری زبان رعبرانی زبان ہی میں ہوتے ہیں لیکن عرب ممبروں کی سہولت کے لئے ساتھ ہی ساتھ ان کا ترجمہ عربی میں ہوتا جاتا ہے۔ اور انہیں اجازت ہے کہ وہ تقریر عربی ہی میں کریں۔ عدالتوں میں عربی کا رواج ہے۔ سکے، ڈاک کے ٹکٹ، بینک کے نوٹ سب پر عربی حروف کا استعمال ہوتا ہے۔ اور وزارت عدل۔ عدالت عالیہ کے فیصلوں کا خلاصہ عرب وکیلوں کی خاطر عربی میں شائع کرتی رہتی ہے۔ حکومت سرگرمی سے عربی تمدن اور عربی زبان کی سرپرستی ... صحافت میں، درسگاہوں میں اور عام زندگی میں کرتی رہتی ہے۔ ایک روزنامہ ۸ ہفتہ وار اور ۷ دوسرے جریدے عربی میں نکل رہے ہیں۔ ریڈیو میں بھی عربی نشریوں کا خاص انتظام ہے۔ چنانچہ قرآن اور مسیحی نوشتوں کی تلاوت بھی ریڈیو سے ہوتی رہتی ہے۔ درسگاہوں میں عربی بچوں کی تعداد برابر بڑھ رہی ہے..... ثانوی اسکولوں میں یہودی طلباء کو اگر ۳۰ فیصدی وظیفے یا رعائتیں ملتی ہیں تو عرب طلباء کو ۴۰ فیصدی"۔ (ایضاً)

یہود اور عرب کی آبادی کا تناسب ۱۸ اور ایک کا ہے۔ اور اس پر اکثریت کی طرف سے نہ اقلیت کی زبان کا گلا گھونٹنے کی کوئی کوشش ہے اور نہ اقلیت کی تہذیب و تمدن پر کوئی طعن یا حملہ ــــ حکومتِ اسرائیل کا شمار دنیا کی نیک نام سرکاروں میں نہیں اس پر بھی خود اس کا اور اس کے ہاں کی اکثریت کا یہ حال اپنے ہاں کی اقلیت کے ساتھ ہے

حکومتِ اسرائیل کو فخر اپنے "سیکولر" ہونے پر نہیں۔ وہ اپنی ذات سے ایک حد تک مذہبی حکومت ہے۔ یعنی یوم السبت (سنیچر) اسی طرح مناتی ہے جس طرح مذہب یہودیوں منانا چاہیئے۔ سارا کاروبار بند۔ بسوں کی آمد بند، بازار بند، یہاں تک کہ ریل کا چلنا بند۔ لیکن اس مذہبیت کے باوجود اقلیت کے حق میں فراخدلی، بے تعصبی، رواداری کا سبق کتنی "سیکولر" حکومتوں کو بھی دے سکتی ہے!

قومِ لوطؑ کا شہر

اسی مرہٹی سیاح کے سیاحت نامہ اسرائیل سے ختم کے قریب:۔

"اسرائیل کا بیان ناتمام رہے گا جبتک اسرائیل میں ۵ مربع میل والے بحر مردہ کا کچھ بیان نہ ہو۔ یہ تو ہم سب کو معلوم ہے کہ کوہ ایورسٹ دنیا کی بلند ترین چوٹی ہے لیکن یہ شاید ہی کسی کو معلوم ہو کہ بحر مردہ کی سطح زمین پر پست ترین ہے۔ یعنی سطح سمندر سے بھی ۱،۲۹۲ فٹ نشیب میں! ہم مئی کے مہینہ میں جب اس کے ساحل پر پہنچے تو شدید گرمی سے بیتاب ہو رہا تھا چلو سے پانی اس میں سے لیا۔ یوں ہی زبان پر رکھا تھوک دینا پڑا۔ نمکین میں زہر تھا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ عام سمندری پانی میں (کہ وہ بھی کھاری ہی ہوتا ہے) نمک کی تعداد ۳ سے ۴ فی صدی تک ہوتی ہے لیکن اس پانی میں اس کی تعداد ۲۰ فی صدی ہے! کوئی آبی جانور اتنے نمک کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور اسی لئے اس کا نام بحر مردہ ہے"۔ (السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا بمبئی ۷ر جنوری ۱۹۶۳ء)

اسی بحر مردہ کو بحر لوط بھی کہتے ہیں۔ حضرت لوطؑ کے زمانہ کا مشہور شہر سدوم اسی مقام پر آباد تھا۔ جب سدوم والوں پر ان کی بداعمالی کی پاداش میں عذاب آیا۔ تو ان کا شہر ان پر الٹ دیا گیا اور وہی یہ جھیل یا سمندر کی شکل میں موجود ہے اور کہا جاتا ہے کہ حضرت لوطؑ پیغمبر کی نافرمان بیوی نمک کا ستون بن گئی۔

(صدق جدید ۲۳ ...)

یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں جلسے

(بقیہ صفحہ ۹)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مامور من اللہ ہونے کا ایک زندہ نشان ہے۔ اس دہریت والحاد کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس نشان کو ظاہر فرما کر اسلام کی صداقت کو اظہر من الشمس کر دیا ہے۔ جلسہ کے اختتام پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کاملہ اور صحت و سلامتی اور کام والی زندگی کے لئے دعا کی گئی۔

سانڈھن

مکرم مولوی فتح محمد صاحب اسلم تحریر کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ سانڈھن میں جلسہ مصلح موعود مورخہ ۲۳ر فروری کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقدؔ انسپکٹر بیت المال منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو بہادر خان صاحب نے کی۔ خاکسار نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد بہادر خان صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اور اس کے بعد "مقام محمود" کے موضوع پر خاکسار نے تقریر کرتے ہوئے اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی اور بتایا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کا شاندار کام انجام دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقدؔ نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے پس منظر کو وضاحت سے بیان فرمایا۔ اور پیشگوئی میں مندرجہ علامات و صفات مصلح موعود پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور پیشگوئی کی تائید میں غیر مسلم و غیر احمدی علماء و لیڈروں کی آراء بیان کیں۔ کہ حضور کے دورِ سعادت میں اسلام شاندار طریق پر دنیا میں پھیلا چلا جا رہا ہے۔ اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

کیرنگ

مکرم مولوی سید محمود موسےٰ صاحب مبلغ کیرنگ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۰ر فروری کو ۷ بجے شب جلسہ مصلح موعود خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم انیس الرحمان صاحب سیکرٹری امور عامہ نے مصلح موعود کے شاندار کارناموں میں سے تحریک جدید کے موضوع پر کی۔ اور اس موضوع پر وضاحت سے روشنی ڈالتے ہوئے احباب سے اپیل کی کہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ دوسری تقریر فضل الرحمٰن صاحب نے حضرت المصلح الموعود کی جاری فرمودہ تحریک ... وقف جدید کے موضوع پر کی۔ اور اندرون ملک تبلیغ کے اس نظام پر تفصیل سے روشنی ڈالی جس کے اوپر عمل کرنے سے ہر ایک گاؤں۔ قصبہ اور شہر میں احمدیت پھیلانے کیلئے مبلغ بھیجے جائیں گے اور احمدیت کے غلبہ کے وقت کو قریب سے قریب تر لانا مقصود ہے۔ احباب سے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر چندے ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ تیسری تقریر مکرم ... خان صاحب سابق معلم مدرسہ کیرنگ نے حضرت نعمت اللہ صاحب ولی کی مشہور پیشگوئی "پسرش یادگار ہے بینم" کے موضوع پر کی۔ اور مختلف ... جات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مصلح موعود ہونا ثابت کیا۔ چوتھی تقریر مکرم ضیاء الدین صاحب پوسٹ ماسٹر کیرنگ نے "مصلح موعود اپنے کاموں سے پہچانا جائیگا" کے موضوع پر کی۔ اور حضور کے عظیم الشان کارہائے نمایاں کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ حضور نے پُر معارف کتب اور تفاسیر تصنیف کر کے دنیا کی معلومات میں اضافہ فرما دیا ہے۔ جس کو دوست و دشمن مانتے ہیں۔ پانچویں تقریر مکرم شیخ ظاہر الدین صاحب صدر جماعت کیرنگ نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مبسوط تقریر کی۔ اور افریقہ کے تاریک براعظم میں اسلام کی روز افزوں ترقی اور عیسائیت کی پسپائی اور شکست فاش پر پوری طرح روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے اپنی تقریر میں پیشگوئی مصلح موعود کے جملہ پہلوؤں پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پیشگوئی ہر طرف پوری ہو گئی ہے اور دعا کی تحریک کی احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدس وجود دیکھنے ہمارے پیارے امام کو صحت کاملہ ...

درخواست دعا :۔ بعض مقامی درویشان کے بچے اور بچیاں امتحان میٹرک میں شریک ہو رہے ہیں سب کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مشہور یوگوسلاوی فاضل کے تازہ تاثرات

بقیہ صفحہ اوّل

کو اسلامی علوم سے بہرہ ور کرتا ہے۔ بیرونی مشنوں کو کنٹرول کرنے والا دفتر نشر و اشاعت کے میدان میں بھی انتہائی طور پر سرگرم واقع ہوا ہے۔ انگریزی ماہنامہ "دی ریویو آف ریلیجنز" کے علاوہ جسے اُس کے باقاعدہ اور مستقل آرگن کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اس قدر کثیر تعداد میں کتابیں، چھوٹے چھوٹے رسالے اور پمفلٹ شائع کرتا ہے کہ جنہیں دیکھ کر حیرت آتی ہے یہ تمام لٹریچر اسلامی دنیا اور غیر اسلامی دنیا دونوں کے نقطۂ نظر سے شائع کیا جاتا ہے اور مقصد اس کی اشاعت سے یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو احمدیت کا حلقہ بگوش بنایا جائے۔"

"احمدیوں کا یہ مطمحِ نظر کہ وہ مغرب کی عیسائی دنیا کو اپنے مخصوص اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر ہی دم لیں گے بظاہر ایک دیوانے کی بڑ نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کی ایک جھولی سی تنظیم جس کا مرکز پاکستان میں ہے اور جو اپنے محدود وسائل سے کام لے کر مغرب کے متمول اور ذی ثروت ممالک میں تبلیغ اسلام کی انتہائی گراں بار ذمہ داری کو نبھانے میں کوشاں ہے اُس کی اس قسم کی توقعات بظاہر مایوس کن دکھائی دیتی ہیں باایں ہمہ یہ اُس زبردست یقین اور جذبہ و جوش کی آئینہ دار ضرور ہیں جس سے یہ لوگ مالا مال ہیں۔ اس مقصد کے حصول میں ابھی انہیں ایک معتدل حد تک کامیابی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ دُنیا کے مختلف حصوں میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے علاوہ یورپ میں بھی انگلستان۔ فرانس، اٹلی، سپین ہالینڈ۔ جرمنی، ناروے اور سویڈن میں اُن کے باقاعدہ مشن ہیں جنوبی امریکہ کے ممالک میں سے یہ لوگ ٹرینیڈاڈ، برازیل اور کاسٹاریکا میں موجود ہیں اسی طرح ایشیائی ممالک میں سے سیلون، برما، ملایا، فلپائن انڈونیشیا، ایران، عراق، اور شام میں بھی ان کے مبلغ مصروفِ کار ہیں۔ افریقی ممالک میں سے مصر، زنجبار، نٹال سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، مراکش اور ماریشس میں بھی ان کی جماعتیں قائم ہیں۔

"سیرالیون کی نئی جمہوریہ مغربی افریقہ میں احمدیہ تحریک کے لئے ایک منتخب خطہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنے پاکستانی مرکز کی رہنمائی میں اس تحریک نے اس چھوٹی سی مملکت کے اندر خاصہ اثر و نفوذ حاصل کر لیا ہے۔

"۔۔۔ احمدیت اپنے آپ کو زمانۂ جدید کی ایک اسلامی تحریک کے طور پر پیش کرتی ہے اور اس امر کی دعویدار ہے کہ وہ دُنیا کے ہر حصہ میں برسرِ پیکار ہوتے ہوئے اسلام کے ایک علمبردار کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ فیصلہ کرنا کہ اب تک اس تحریک میں کتنے لوگ داخل ہو چکے ہیں مشکل ہے تاہم احمدیوں کے اپنے اندازہ کے مطابق پاکستان اور ہندوستان میں ہی ان کی تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ ہے۔

"پاکستان میں میں نے اس جماعت میں بیسیوں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ذہین لوگ دیکھے۔

اسی طرح کامیاب تاجروں کی ایک خاصی تعداد بھی مجھے ان میں نظر آئی۔۔۔۔۔ ان کی طاقت کا راز یہ حقیقت ہے کہ یہ لوگ ایک نہایت ہی گھلی ملی، منظم و مربوط جماعت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں عزم و ارادہ، للّٰہیت اور یقین کا ایک غیر معمولی جذبہ پایا جاتا ہے۔ اس بارہ میں کم از کم میرا ذاتی تجربہ یہی ہے۔ ایک دن پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں مجھے احمدیت سے متعلق ایک کتاب تلاش کرنے میں دقت پیش آ رہی تھی۔ وہاں اُس وقت دس یا پندرہ طالب علم بھی تھے لائبریرین سے میری گفتگو شاید اُن کے کانوں تک بھی پہنچ گئی اُن میں سے تین طالبعلم یکدم آگے بڑھے اور میری مدد کے لئے میرے پاس آن موجود ہوئے۔ اُن سے پتہ چلا کہ وہ احمدی ہیں اُنہوں نے بلا توقف میرا رابطہ اپنے بعض ایسے آدمیوں سے قائم کرا دیا جنہیں میں نے اپنی مدد کیلئے حد سے زیادہ مستعد پایا۔ مجھے جو کچھ درکار تھا وہ مجھے مہیا کرنے کے لئے تیار رہتے۔ ہوٹلوں میں، ریلوے اسٹیشنوں پر، حتیٰ کہ کرکٹ کے میدانوں میں بھی، الغرض جہاں کہیں میں گیا کوئی نہ کوئی احمدی مجھے ملتا رہا۔ یکجہتی و یکرنگی کا یہ جذبہ ہی ہے جو احمدیوں کو مسلم سوسائیٹیوں میں نمایاں کر دیتا ہے۔ وہ یقیناً اپنی تعداد کی نسبت سے کہیں بڑھ کر اثر پیدا کر دکھاتے ہیں۔۔۔

ایک مذہبی فرقے کے لئے بلحاظ تعداد اُس کے افراد کا کم ہونا یا اُس کے معتقدات کی مخصوص نوعیت جو دوسروں کیلئے پورے طور پر قابلِ فہم نہ ہو نقصان کا موجب نہیں ہوا کرتی۔ ایسے فرقے صدیوں تک زمانے کے حالات سے نبرد آزما رہنے کے انداز سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ مذاہب کی تاریخ ایسے چھوٹے چھوٹے فرقوں کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے جنہوں نے زمانے کے اُتار چڑھاؤ اور اکثریت کے دباؤ کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی ہستی کو برقرار رکھا۔ اس بات کا امکان ہے کہ احمدیت بھی مستقبل میں اسی طرح نمایاں طور پر پھلے پھولے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ اسلامی دنیا مغرب کی لادینی ثقافت کے زیر اثر آ جانے کے باعث اِدھر اُدھر بھٹک رہی ہے۔ احمدیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ ان کی تحریک اسلام کو اس طور سے پیش کرتی ہے کہ جو دنیائے جدید کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ پھر وہ اسلام کی آخری فتح کے بارہ میں نہایت درجہ پُر اعتماد ہیں۔ ایسی صورت میں احمدیت اُن نئی نسلوں کے لئے دلکش اور جاذبِ نظر ثابت ہو سکتی ہے جو اصلاحِ حال کے پیشِ نظر نئے اندازِ فکر کی تلاش میں سرگرداں ہیں"۔

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ بابت ماہ فروری ۱۹۶۲ء)

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی سکندر آباد نے مساجد فنڈ میں مبلغ ۲۵/- روپے اور بیگم صاحبہ خانبہادر اللہ دین صاحب کی طرف سے مبلغ ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے نفوس اور اموال میں برکت دے۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دعائے مغفرت

افسوس کہ ہمارے مقامی کارکن بشیر احمد خاں صاحب سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت کی بیوی مورخہ ۱۸ر فروری کو بعمر ۳۲ سال وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے ایک چھ سالہ بچہ اپنی یادگار چھوڑا ہے بشیر احمد خاں منشی محمد رحمت اللہ خاں صاحب کے بیٹے ہیں جن کا سال گذشتہ انتقال ہوا تھا۔ یہ بھی اپنے مرحوم باپ کی طرح سلسلہ کا مخلص کارکن ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق

خبریں

نئی دہلی ۴ر مارچ۔ یہاں کانگرس کے اعلیٰ باخبر حلقوں میں اس امر کو یقینی قرار دیا جا رہا ہے۔ کہ پنجاب کانگرس اسمبلی پارٹی کے لیڈر سردار پرتاپ سنگھ کیروں منتخب ہو جائیں گے معلوم ہؤا ہے کہ پنجاب کے جن کانگرسی لیڈروں نے کانگرس ہائی کمان سے ملاقات کی ہے ان سب نے اس امر پر زور دیا ہے کہ آئندہ پارٹی لیڈر سردار پرتاپ سنگھ کیروں کو ہی منتخب کیا جانا چاہیئے۔

رنگون ۴ر مارچ۔ برما کی نئی فوجی حکومت نے ملک کا آئین منسوخ کر دیا ہے۔ اور پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ وزیر ریاستہائے شان ریاستہائے کاچین اور ریاستہائے کایا ،کرین کی ریاستی کونسلیں بھی توڑ دی گئی ہیں۔ برما کی انقلابی کونسل نے جو ملک کا نظم و نسق چلا رہی ہے ایک ریڈیائی براڈکاسٹ میں بھکشوؤں اور عوام سے کہا ہے کہ وہ جلوس نکالنے اور مظاہرے کرنے سے احتراز کریں۔ کیونکہ ان سے ملک کے امن و امان پر برا اثر پڑے گا۔

رنگون ۴ر مارچ۔ معلوم ہؤا ہے کہ برما میں جو فوجی بغاوت ہوئی ہے اس کے مختلف اسباب میں سے ایک سبب یہ تھا کہ برما کی گورنمنٹ میں بائیں بازو کے انتہا پسند عناصر کو بیحد نفوذ ہے۔ زبردست مقبولیت حاصل ہو گئی تھی ان انتہا پسند عناصر کی رہنمائی مسٹر تھاکن ٹن وزیر بحالیات کر رہے تھے۔ فوج کو یہ بات سخت ناگوار تھی۔ فوجی بغاوت کے لئے دوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ برما کی گورنمنٹ نے علیحدگی پسند عناصر اور خاص طور پر برما کے شمالی حصوں کے عناصر کے متعلق نرم اور کمزور رویہ اختیار کیا ہؤا تھا۔ اس کے علاوہ برما کے وزیر اعظم اونو نے بودھ مت کو برما کا راجیہ دھرم بنا دیا تھا۔ فوج کو یہ بھی منظور نہیں تھا۔

چنڈی گڑھ ۴ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں شہری ہوا بازی کی بتدریج ترقی کا جو پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے ماتحت صوبہ میں کئی چھوٹے اڈے تعمیر کئے جائینگے جن کے ذریعہ صوبہ کے تمام اضلاع کے ہیڈکوارٹرز کو ہوائی جہازوں کی سروس سے ملا دیا جائے گا۔ یہ پروگرام پانچ سال کے عرصہ میں پھیلا ہؤا ہے۔ اس پروگرام کے ماتحت ہوا بازی کی کلبیں اور گلائیڈنگ کلبیں قائم کی جائیں گی۔ جن میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو ہوا بازی وغیرہ کی ٹریننگ دی جائے گی۔

چنڈی گڑھ ۴ر مارچ پنجاب اسمبلی میں آئندہ سال کا بجٹ ۲۶ مارچ کو پیش کیا جائے گا۔ گورنر ۱۵ ر مارچ کو لیجسلیچر کے دونوں ہاؤسز کے مشترکہ سیشن کو خطاب کرے گا۔ سرکاری پروگرام کے مطابق نو منتخب ممبروں کے حلف لینے کے بعد ۱۳ ر مارچ کو اسمبلی کا سیشن شروع ہوگا۔ اور کل ۲۶ بیٹھکیں ہونگی۔ غیر سرکاری کام کے لئے ۲ دن مخصوص کئے گئے ہیں۔ گورنر کے ایڈریس پر بحث اور بجٹ پر بحث کے لئے چار چار دن مخصوص کئے گئے ہیں۔

بمبئی ۴ر مارچ۔ مرکزی وزیر خوراک و زراعت شری ایس۔ کے پاٹل نے ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ اس امر کے زبردست امکانات موجود ہیں کہ مسلم لیگ کو بات چیت کے ذریعہ اور رضامندی سے توڑ دیا جائے۔ اُنہوں نے کہا میں اس سلسلہ میں مسلم لیگی لیڈروں کے ساتھ بمبئی میں بات چیت کرنے آیا ہوں اور مجھے پوری پوری امید ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اس مرحلہ پر بھارت کے سیاسی میدان میں مسلم لیگ کا ابھرنا تباہ کن ثابت ہوگا۔

لدھیانہ ۴ر مارچ۔ آج مالوہ ٹریننگ کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں تقریر کرتے ہوئے گورنر پنجاب شری این وی گیڈ گل نے کہا کہ ایک زمانہ تھا جب سیاست کو دیش سیوا کا مشن سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب اسے بطور پیشہ اپنایا جاتا ہے اسلئے اس میں برائیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ سیاسی ورکروں میں دیش سیوا کا صلہ حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ لین دین کا مسئلہ بن کر رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک زندگی کے بہترین اصولوں کو نہ اپنایا جائے گا اچھی قوم نہ بن سکیگی۔ کیونکہ ایک اچھی قوم پر ہی ملک کی ترقی کا انحصار ہوتا ہے۔ شری گیڈ گل

... م نے تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کسی ملک کی تہذیب و تمدن کا اندازہ اس ملک کے لوگوں کی تعلیم سے ہی لگایا جا سکتا ہے اس لئے تعلیم کو فروغ دینا ایک اہم اور ضروری کام ہے۔

—۰۰۰—

پروگرام دورہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند ۱۱ ۳/۶۲ تا ۳۰ ۴/۶۲

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۱ ۳/۶۲ تا ۳۰ ۴/۶۲ بغرض پڑتال حسابات اور وصولی چندہ وغیرہ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
حیدرآباد	—	—	۱۲ ۳/۶۲	
سکندرآباد	۱۲ ۳/۶۲	۲	۱۴ 〃	
کرنول	۱۴ 〃	۱	۱۵ 〃	
چنتہ کنٹہ	۱۶ 〃	۲	۱۸ 〃	
ادھٹکور	۱۸ 〃	۱	۱۹ 〃	
تیما پور	۱۹ 〃	۱	۲۱ 〃	
دیودرگ	۲۱ 〃	۱	۲۲ 〃	
رائے چور	۲۲ 〃	۱	۲۲ 〃	
یادگیر	۲۳ 〃	۲	۲۴ 〃	
مدراس	۲۵ 〃	۲	۲۷ 〃	
میلا پالم	۲۸ 〃	۱	۲۹ 〃	
ستان کولم	۲۹ 〃	۱	۲۹ 〃	
کوٹار	۳۰ 〃	۱	۳۱ 〃	
کرونا گاپلی	۳۱ 〃	۲	۲ ۴/۶۲	
کالیکٹ	۳ ۴/۶۲	۲	۵ 〃	
کرولائی	۵ 〃	۱	۵ 〃	
پتھاپریم	۶ 〃	۱	۶ 〃	
الانور	۷ 〃	۱	۷ 〃	
منارگھاٹ	۷ 〃	۲	۹ 〃	
کنانور	۹ 〃	۱	۱۰ 〃	
کوڈالی	۱۰ 〃	۱	۱۱ 〃	
پینگاڈی	۱۲ 〃	۱	۱۲ 〃	
منگلور	۱۳ 〃	۱	۱۵ 〃	
مرکرہ	۱۵ 〃	۲	۱۷ 〃	
منکور	۱۷ 〃	۲	۱۹ 〃	
شموگہ	۲۰ 〃	۱	۲۰ 〃	
سوروب	۲۰ 〃	۱	۲۰ 〃	
ساگر	۲۱ 〃	۱	۲۲ 〃	
ہبلی	۲۳ 〃	۲	۲۴ 〃	
سنرگڑھ	۲۴ 〃	۱	۲۶	
باندرہ	۲۶ 〃	۲	۲۹ 〃	
بمبئی	۲۹ 〃	۲	۳۰ 〃	
ظہیرآباد	۳۰ 〃	۱	۳۰ 〃	
حیدرآباد	۳۰ 〃	—	—	

دفتر اول کے اٹھائیسویں (۲۸) اور دفتر دوم کے اٹھارہویں (۱۸) سال کے لئے نہایت مخلصانہ اور متواتر قربانیاں پیش کرنے والے اور

۲۸ فروری ۱۹۶۲ء تک ادائیگی نقد کرنے والے مجاہدین تحریک جدید

کی دوسری فہرست

جن احباب کرام نے ۲۸ فروری تک اپنے وعدے ادا فرما دئے ہیں اور ان کی ادائیگی کی اطلاع دفتر ہذا میں پہنچ چکی ہے ان کی فہرست شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا (المسیح الموعودؑ)

دفتر اول

نمبر	نام	مقام	رقم
۱	حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل	قادیان	۵۳-۰۰
۲	مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب	"	۱۲-۰۰
۳	مکرمہ اہلیہ صاحبہ مرزا محمد اسحٰق صاحب	"	۱۰-۲۵
۴	" " مولوی سراج الحق صاحب	"	۷-۱۰
۵	مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب	"	۵-۳۷
۶	مکرمہ فتح بی بی صاحبہ اہلیہ " " مرحوم	"	۵-۳۷
۷	مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ	"	۲۳-۰۰
۸	مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم بشیر احمد صاحب	"	۵-۶۲
۹	مکرم قریشی فضل حق صاحب	"	۵-۳۷
۱۰	سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی	کلکتہ	۱۷۷-۰۰
۱۱	سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی	"	۴۰۰۰-۰۰
۱۲	مکرمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۳۸۸۸-۰۰
۱۳	مکرم نعیم احمد صاحب بانی	"	۱۰۰۰-۰۰
۱۴	" منیر احمد صاحب بانی	"	۱۰۰۰-۰۰
۱۵	" شریف احمد صاحب بانی	"	۱۰۰۰-۰۰
۱۶	" میاں محمد شمس الدین صاحب	"	۲۹-۰۰
۱۷	" محمد شفیع صاحب وہرہ	"	۱۰۶-۰۰
۱۸	" اے محمود صاحب مالاباری	"	۲۱-۰۰
۱۹	" ایم قدیر صاحب	"	۵-۰۰
۲۰	" میاں محمد حبیب صاحب	"	۹۰۰-۰۰
۲۱	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب کوائین	سونگڑہ	۲۵۵-۰۰
۲۲	مکرمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۱۵-۰۰
۲۳	مکرم سید احمد رضی اللہ صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۴	" سید بدرالدین احمد صاحب	"	۵-۰۰
۲۵	" سید غلام محمد صاحب	"	۵-۰۰
۲۶	" سید صلاح الدین صاحب	"	۱۱-۰۰
۲۷	" سیٹھ محمد عبدالحی صاحب	یادگیر	۲۰۰-۰۰
۲۸	" مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل	"	۲۸-۰۰
۲۹	" محمد اسماعیل صاحب غوری	"	۹۳-۰۰
۳۰	" عبدالغفار صاحب تیرگر	"	۱۴-۵۰
۳۱	مکرمہ رسول بی صاحبہ	"	۲۹-۰۰
۳۲	" خواجہ بیگم صاحبہ	"	۵۰-۰۰
۳۳	" فاطمہ بیگم صاحبہ	"	۷۵-۰۰
۳۴	" امۃ الحی بیگم صاحبہ	"	۵۹-۰۰
۳۵	" پیر محمد لاڑجی صاحب	"	۶-۵۰
۳۶	حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب مرحوم	"	۵۰-۰۰
۳۷	" غلام حسین صاحب چودھری		۶۱-۰۰
۳۸	" محمد اعظم صاحب غوری		۱۳-۰۰

سیدنا حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے تحریک جدید کے بارہ میں بعض اہم

فرمودات

"پس یاد رکھو! ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ ہمارا زمانہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد تیرہ سو سال تک جو کسی کو نہیں مل سکا وہ آج حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی حاصل نہ کرے تو اور بات ہے ...... خدا تعالیٰ کے قرب کی وہ راہیں کسی کے لئے نہیں کھلیں جو ہمارے لئے کھلی ہیں۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کر لیں۔ یا قربانیوں سے منہ موڑ کر اس کے انعامات سے محروم ہو جائیں"

"اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی مگر اس کو ختم کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں پکار رہے ہیں کہ اے مزدورو! آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو ...... جو خوشی سے قربانیاں کریں گے اور خوشی کیساتھ اپنے آپ کو اس کام کیلئے وقف کر دیں گے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے۔"

نمبر	نام	مقام	رقم
۳۹	مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ	یادگیر	۲۰-۲۵
۴۰	" محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد الیاس صاحب	"	۱۴-۰۰
۴۱	مکرم قاضی محمد ظہیر الدین صاحب اکمل پور کھیڑہ		۸-۵۰
۴۲	" ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب [illegible]		۱-۰۰
۴۳	" خواجہ غلام محمد صاحب شاہ مرحوم	"	۵-۰۰
۴۴	" سید محمد یونس صاحب	سرو	۸-۵۰
۴۵	" الحاج میر کلیم اللہ صاحب	شیموگہ	۱۴-۰۰
۴۶	مکرم امجد حسین صاحب	حیدرآباد	۲۹-۰۰
۴۷	" محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی	"	۱۱-۰۰
۴۸	مکرمہ اہلیہ صاحبہ "	"	۷-۰۰
۴۹	مکرم والد صاحب "	"	۵-۰۰
۵۰	" بچگان "	"	۵-۱۲
۵۱	مکرم یوسف حسین صاحب	"	۱۳-۰۰
۵۲	" ہدایت علی صاحب	"	۱۱-۰۰
۵۳	" قریشی عبداللہ صاحب [illegible]	قادیان	[illegible]

دفتر دوم

نمبر	نام	مقام	رقم
۱	مکرم شیخ مسعود احمد صاحب	قادیان	۶-۰۶
۲	" مولوی عبدالحق صاحب فضل	"	۱۱-۰۰
۳	" اہلیہ و بچگان " "	"	۸-۰۰
۴	" چودھری مبارک علی صاحب مع برادر و اہلیہ	"	۵۱-۰۰
۵	" مولوی محمد ایوب صاحب	"	۶-۰۰
۶	مکرمہ اہلیہ صاحبہ حکیم خلیل احمد صاحب	"	۹-۴۸
۷	مکرم سید منظور احمد صاحب عاقل	"	۷-۰۶
۸	مکرمہ اہلیہ چوہدری محمد احمد خاں صاحب	"	۵-۶۲
۹	مکرم عبدالغفور صاحب	"	۹-۵۶
۱۰	مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالغفور صاحب	"	۷-۸۱
۱۱	مکرم بابا جان محمد صاحب	"	۹-۷۵
۱۲	" بابا اللہ بخش صاحب	"	۱۲-۵۰
۱۳	" محمد عبداللہ صاحب	"	۶-۰۰
۱۴	" چودھری فیض احمد صاحب	"	۵-۸۱
۱۵	" قاضی عبدالحمید صاحب	"	۱۰-۴۵
۱۶	" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام ربانی صاحب	"	۱۲-۵۰
۱۷	" محمد رمضان صاحب	"	۲۲-۳۷
۱۸	" مرزا محمود احمد بیگ صاحب	"	۷-۰۰
۱۹	" قاضی شاد بخت صاحب	"	۶-۱۴
۲۰	" محمد شفیع صاحب دوکاندار	"	۷-۰۰
۲۱	" حافظ عبدالعزیز صاحب	"	۵-۷۵
۲۲	" مستری محمد یوسف صاحب کھوڑہ	"	۷-۰۰
۲۳	" قدسیہ خاتون صاحبہ	"	۵-۰۰
۲۴	" شیخ محبوب احمد صاحب	حیدرآباد	۵-۳۷
۲۵	" محمود احمد صاحب	"	۶-۲۲
۲۶	" اہلیہ صاحبہ احمد عبدالعزیز صاحب		۵-۰۰
۲۷	" بشیر احمد صاحب درکوری	چنت کنٹہ	۸-۵۰
۲۸	مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید جہانگیر احمد صاحب کانچیگوڑہ	سکندرآباد	۳۰-۰۰
۲۹	" بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عمر صاحب	"	۳۰-۰۰
۳۰	" ناجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید مدار صاحب	شیموگہ	۱۲-۲۵
۳۱	مکرم لو ابوبکر صاحب	"	۷-۵۰
۳۲	" چودھری غلام محمد صاحب	کالابن کوٹلی	۵-۰۰
۳۳	" لال دین صاحب	"	۷-۸۷
۳۴	" شاہ محمد صاحب	"	۵-۶۲
۳۵	" خادم حسین صاحب	"	۷-۰۰

۳۶- مکرم تہین احمد صاحب کالابن بوٹی ۵-۰۰
۳۷- ” عبدالحلیم صاحب ” ۶-۹۵
۳۸- ” ولی محمد صاحب ” ۵-۰۰
۳۹- محترمہ والدہ صاحبہ مکرم محمد شفیع صاحب وہوا } کلکتہ ۱۵۰-۰۰
۴۰- مکرم محمد عارف خاں صاحب ” ۶-۰۰
۴۱- ” محمد حنیف صاحب مالاباری ” ۳۰-۰۰
۴۲- ” محمد سیف الدین صاحب خالد ” ۲۱-۰۰
۴۳- ” عبدالوہاب صاحب نائک آسنور ۵-۰۰
۴۴- ” ماسٹر محمد صابر صاحب ” ۵-۰۰
۴۵- ” سید قطب الدین صاحب ” ۵-۰۰
۴۶- ” خواجہ غلام رسول صاحب ڈار ” ۱۱-۰۰
۴۷- ” خواجہ عبدالمنان صاحب ڈار ” ۱۵-۰۰
۴۸- ” غلام محمد صاحب ڈار ” ۷-۰۰
۴۹- ” عبدالعزیز صاحب بڈھاٹول ۵-۰۰
۵۰- ” محمد اقبال صاحب ” ۵-۰۰
۵۱- ” شیخ بی ذ سماعیل صاحب مہو کھنڈار ۶-۲۵
۵۲- محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ قطب الدین صاحب } کیندراپاڑہ ۷-۲۵
۵۳- ” سید غلام ابراہیم صاحب ” ۷-۰۰
۵۴- ” مولوی امیدالدین صاحب گورسائی ۵-۰۰
۵۵- ” پی احمد علی صاحب مرکرہ ۲۵-۰۰
۵۶- محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ پی ام علی صاحب } ” [illegible]-۰۰
۵۷- مکرم [illegible] علی صاحب ” ۱۵-۰۰
۵۸- ” [illegible] صاحب ” ۱۵-۰۰
۵۹- ” ایم عبدالرحیم صاحب ” ۱۳-۰۰
۶۰- ” ایم محمد شریف صاحب ” ۱۵-۰۰
۶۱- ” ایم عبدالجلیل صاحب ” ۵-۰۰
۶۲- ” ایم قمرالدین صاحب ” ۱۵-۰۰
۶۳- ” ایم غفراللہ صاحب ” ۱۲-۰۰
۶۴- ” خالق داد محمد صاحب شورت ۵-۰۰
۶۵- ” ولی محمد صاحب بی اے بی ٹی } ٹیلی چری ۱۲-۰۰
۶۶- ” سید نعیم احمد صاحب پٹنہ ۳۷-۰۰
۶۷- ” سید اعجاز احمد صاحب ” ۵۷-۰۰
۶۸- ” ایم کے محی الدین صاحب مدراس ۶-۰۰
۶۹- ” [illegible] خاں صاحب بھدرواہ ۵-۵۷
۷۰- ” وی ابوبکر صاحب منارگھاٹ ۱۰-۲۵
۷۱- ” ایم کے محمد صاحب ” ۲۴-۰۰
۷۲- ” کے محمد کنجو صاحب کروناگاپلی ۳۷-۰۰
۷۳- ” ایس عبدالعلی صاحب جودھپور ۵-۰۰
۷۴- ” کے رائن مولوی صاحب کیرولائی ۱۰-۰۰
۷۵- ” محمد حنیف صاحب کمیریا ۱۰-۰۰
۷۶- ” حافظ محمد یاسین صاحب ” ۱۰-۰۰
۷۷- ” ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ صاحب } نیاگڑھ ۷-۰۰
۷۸- ” تکلیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ ۷-۲۵
۷۹- ” محمد اسلم صاحب ” ۵-۵۰
۸۰- محترمہ قیصر جہاں صاحبہ مظفرپور ۵-۰۰
۸۱- ” خورشید بیگم صاحبہ جمشید پور ۵-۵۰
۸۲- ” سید محی الدین احمد صاحب } رانچی ۷-۰۰
۸۳- ” سید تبریز احمد صاحب ” ۲-۰۰

۸۴- محترمہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ سونگڑہ سونگڑہ ۶-۰۰
۸۵- ” امۃ اللہ صاحبہ ” ۶-۰۰
۸۶- ” امۃ النور صاحبہ ” ۶-۰۰
۸۷- ” سکینہ بی بی صاحبہ ” ۵-۰۰
۸۸- مکرم عزیز الرحمٰن صاحب ” ۶-۰۰
۸۹- مکرمہ اے جمیلہ صاحبہ کنانور ۵-۰۰
۹۰- ” ای سعیدہ صاحبہ ” ۵-۰۰
۹۱- ” پی امینہ صاحبہ ” ۵-۵۰
۹۲- مکرم عطاء الرحمٰن صاحب جاولیہ گنج کٹک ۱۲-۰۰
۹۳- ” جوگی خاں صاحب ” ۵-۰۰
۹۴- محترمہ امۃ الحی صاحبہ ” ۵-۰۷
۹۵- ” امۃ الرحمٰن صاحبہ ” ۵-۰۶
۹۶- ” اہلیہ صاحبہ مکرم شیر علی صاحب } ” ۵-۱۳
۹۷- ” خدیجہ خاتون صاحبہ ” ۵-۱۲
۹۸- مکرم سید ابو صالح صاحب ” ۵-۵۰
۹۹- ” سید محمد سرور صاحب یادگیر ۸-۰۰
۱۰۰- ” شیخ معاجبل صاحب کیرنگ ۵-۰۰

۱۰۱- مکرم پہلوان خاں صاحب کیرنگ ۵-۰۰
۱۰۲- محترمہ جمیلہ بی بی صاحبہ ” ۵-۱۹
۱۰۳- محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم دائم خاں صاحب } ” ۵-۱۳
۱۰۴- ” طاہرہ بی بی صاحبہ ” ۵-۰۰
۱۰۵- ” فاطمہ بی بی صاحبہ ” ۵-۰۰
۱۰۶- مکرم عبدالرزاق صاحب بنگلوری - بمبئی ۱۷-۰۰
۱۰۷- ” ڈاکٹر منصور احمد صاحب ” ۱۰-۰۰
۱۰۸- ” شیخ کفایت اللہ صاحب بھدرک ۶-۰۰
۱۰۹- ” محمد عبداللہ صاحب بٹ رشی نگر ۵-۰۰
۱۱۰- ” محمد حسین صاحب شیخ ” ۵-۰۰
۱۱۱- ” محمد ایوب صاحب ” ۵-۰۰
۱۱۲- محترمہ والدہ صاحبہ عبدالعزیز صاحب میر } ” ۵-۰۰
۱۱۳- مکرم ٹی اے احمد صاحب ساتان کلم ۱۵-۰۰
۱۱۴- ” عبدالحی صاحب خادم چارکوٹ ۷-۶۲
۱۱۵- ” محمد عبداللہ صاحب منظر نشی
بھدرواہ ۶-۷۵

۱۱۶- مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر ۴۰-۰۰
۱۱۷- ” نعیم احمد صاحب شحنہ ” ۷-۵۰
۱۱۸- مکرمہ محبوب بی بی صاحبہ اہلیہ نعیم احمد صاحب } ” ۷-۷۵
۱۱۹- مکرم محمد ادریس صاحب ” ۹-۰۰
۱۲۰- محترمہ عائشہ صدیقہ بیگم صاحبہ } ” ۸-۰۰
۱۲۱- ” امۃ السلیم بیگم صاحبہ ” ۱۵-۰۰
۱۲۲- مکرم رحمت اللہ صاحب غوری ” ۱۲-۵۰
۱۲۳- ” نعمت اللہ صاحب غوری ” ۳۰-۵۰
۱۲۴- ” نصرت اللہ صاحب غوری ” ۶-۵۰
۱۲۵- ” محمد عبدالحفیظ صاحب گلبرگہ ” ۱۱-۵۰
۱۲۶- ” محمد عثمان برنس صاحب ” ۲۷-۰۰
۱۲۷- ” بشیر احمد صاحب گلبرگہ ” ۵-۵۰
۱۲۸- ” محمد عبداللطیف صاحب ” ۱۵-۰۰
۱۲۹- ” نذیر احمد صاحب چودھری ” ۱۸-۰۰
۱۳۰- ” محمد خواجہ صاحب غوری ” ۱۴-۰۰
۱۳۱- مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ” ۹-۵۰
۱۳۲- مکرم محمد محسن صاحب چودھری ” ۲۰-۰۰
۱۳۳- ” بشیرالدین احمد صاحب حیدرآبادی } ” ۷-۵۰
۱۳۴- مکرمہ آمنہ صدیقہ صاحبہ ” ۶-۵۰
۱۳۵- مکرم محمد جعفر صاحب تیرداد ” ۶-۵۰
۱۳۶- محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ ” ۶-۵۰
۱۳۷- ” حلیم بی صاحبہ اہلیہ غلام حسین صاحب } ” ۶-۵۰
۱۳۸- ” زینب بی صاحبہ ” ۶-۵۰
۱۳۹- مکرم فاروق احمد صاحب تیرگر ” ۷-۷۵
۱۴۰- محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ ” ۹-۵۰
۱۴۱- ” راشدہ بیگم صاحبہ ” ۶-۲۵
۱۴۲- مکرم نثار احمد صاحب ” ۶-۵۰
۱۴۳- ” احمد وقیع صاحب غوری ” ۵-۵۰
۱۴۴- محترمہ امۃ الغفیر صاحبہ مرحومہ ” ۵-۲۵
۱۴۵- مکرم عبدالصمد صاحب ” ۵-۰۰
۱۴۶- ” عبدالبصیر صاحب ” ۵-۰۰
۱۴۷- ” منصور احمد صاحب ” ۵-۰۰
۱۴۸- محترمہ امۃ المتین صاحبہ ” ۵-۰۰
۱۴۹- ” شاہدہ بیگم صاحبہ ” ۵-۰۰
۱۵۰- مکرم خلیل احمد صاحب ” ۵-۰۰
۱۵۱- ” محمود احمد صاحب گلبرگہ ” ۵-۰۰
۱۵۲- ” عبدالسلام صاحب خیل ” ۵-۰۰
۱۵۳- ” نذیر احمد صاحب گلبرگہ ” ۵-۰۰
۱۵۴- ” مولوی نورالدین صاحب مدرس ” ۵-۰۰
۱۵۵- ” رفعت اللہ صاحب غوری ” ۸-۰۰
۱۵۶- ” مبارک احمد صاحب ” ۳۰-۰۰
۱۵۷- محترمہ سہیلہ طیبہ صاحبہ ” ۷-۰۰
۱۵۸- مکرم منیر احمد خاں صاحب ” ۵-۰۰
۱۵۹- ” مظفر احمد صاحب تیرگر ” ۵-۰۰
۱۶۰- ” شاہد محمود صاحب غوری ” ۵-۰۰
۱۶۱- ” عبدالرؤف صاحب ” ۵-۰۰
۱۶۲- ” عبدالمجیب صاحب گلبرگہ ” ۸-۵۰
۱۶۳- محترمہ امۃ البشیر بیگم صاحبہ ” ۷-۰۰
۱۶۴- مکرم محمد علی گرامہ صاحب ” ۳۲-۰۰

ممالکِ بیرون میں تعمیرِ مساجد

کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۱) **بڑے تاجر** - مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) **چھوٹے تاجر** - ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودا کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) **ملازمین** - کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔
(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہوں تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔ (ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں۔

(۴) **وکلاء - ڈاکٹر** - اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا ½ حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

(۵) **کنٹریکٹر صاحبان** - ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی

(۶) **صناع** - مستری لوہار درزی - بڑھئی اور مزدور پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) **زمیندار** - احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زاید زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) **مزارع** احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زاید مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر، یا امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں

کیونکہ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

احباب کرام! ۲۸ فروری تک نقد ادائیگی کرنے والے دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہدین کی جو فہرست شائع کی جا رہی ہے اس میں تلاش فرما دیں۔ اگر آپ نے ادائیگی فرما دی ہے تو آپ کا نام اس میں ضرور ہو گا۔ اگر دفتر کی غلطی سے آپ کا نام رہ گیا ہو تو مطلع فرما دیں۔ ورنہ کوشش فرما دیں کہ اگلی فہرست میں آپ کا نام آ جائے جس میں ۳۱ مئی تک سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین کے نام ہونگے

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان